ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار * رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۰۶ *

ضوابط

(۱) عوام سے سالانہ عاشٹاہی ہے
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
پانچ روپیہ
علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ
تصور ہوگا۔ ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی
اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا
(۴) حضرت بابا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہونچانا نکر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔

نور

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

۱۷۔ دسمبر سنہ ۱۵ ہجری

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ و دوان | نمبر ۶

سالانہ جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کی خدمت میں خاکسار ایڈیٹر نور کا پیغام

الحمد للہ کہ آپ کے خادم اخبار نور نے ساتویں سال میں قدم رکھا ہے۔ اس اثنار میں خاکسار ایڈیٹر نور نے سکھ صاحبان کی معتبر اور مسلمہ کتب سے اس امر کو ایک اور دو کی طرح ظاہر کر دیا۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ راسخ الاعتقاد مومن اور ولی اللہ تھے آجتک بڑے سے بڑے سکھ کو بھی خاکسار ایڈیٹر نور کے پیش کردہ اثبات کے کسی حصہ کی تردید کے لئے بھی جرأت نہیں پڑی۔ اندریں اندر خاکسار ایڈیٹر نور کا یہ نہر دست اور مضبوط مشن حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدتمندوں میں اٹل اور بے نظیر کام کر رہا ہے۔ میں یہ تحدیث بالنعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ اور مجھے اس کے اظہار میں فخر اور بجا فخر ہے۔ کہ خدا کے پیارے مسیح اور آپ کے خلفاء کرام نے خاکسار کے کام کو بے حد پسند فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی آخری کتاب کے آخری حصہ میں جو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مشکوک ہیں۔ وہ خدمت حضرت اقدس نے خاکسار سے لی اور حضور نے میرے کام کو اسقدر پسند فرمایا۔ چنانچہ حضور نے ایک گرامی نامہ میں خاکسار کو تحریر فرمایا۔ کہ میں آپ کے کام پر بہت ہی خوش ہوا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اور آپ کے لئے بڑی دعا کی۔ اور انہیں ایام میں میں نے حضور کے صحبت بابرکت کے وہ مزے لوٹے۔ کہ اگر میں تمام دنیا کے اموال اور متاع کو بھی قربان کر دیتا۔ تو مجھے یہ صحبت بابرکت نصیب نہ ہوتی۔ یہ میرے مولیٰ کا محض فضل تھا۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کئی بار اپنے درس مبارک میں خاکسار کی نسبت فرمایا۔ کہ "مجھے سکھوں اور آریوں میں کام کرنے کے لئے ایک ہی آدمی ملا ہے"

پھر اس کے علاوہ گذشتہ سے پیوستہ سال میں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمرکاب چکوال جانیکا اتفاق ہوا۔ اور حضرت اقدس نے اپنی سمع مبارک سے خاکسار کے لکچر کو سنا۔ اور خاکسار کی طرز تبلیغ کو کمال پسند فرمایا۔ اور احمدیہ طلباء میں حضور نے اپنا سفر نامہ مبارک بیان فرماتے ہوئے خاکسار کے لکچر کی خاص تعریف فرمائی۔ اگر کوئی اور میرے کام کو پسند نہ بھی کرے۔ تو کیا میرے لئے یہ کوئی کم خوشی اور تشکر کا موقع ہے۔ کہ خدا کے پیارے مسیح نے خاکسار کے کام پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔ اور یہ حضور کی دعاؤں کا ہی اثر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو اشاعت اسلام کے لئے نت نئے سے نئے مواقع دیتا ہے۔ پھر کیا یہ میرے لئے یہ کچھ کم فخر کی بات ہے۔ کہ پیارے مسیح کے پیارے خلیفہ نے اپنے مبارک درسوں میں بارہا اس امر کا اظہار فرمایا۔ کہ سکھوں اور آریوں میں مجھے ایک ہی کام کرنے کے لئے آدمی ملا ہے ؛

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

کیا میرے لئے یہ کچھ کم تشکر کا مقام ہے۔ کہ خدا کے پیارے مسیح کے پیارے خلیفہ ثانی نے خاکسار کے لکچر کو اپنی سمع مبارک سے سنا۔ اور کمال پسند فرمایا۔ اگر اور کوئی نہ بھی خوش ہو۔ تو میرے لئے یہ خوشی کے مواقع ایسے ہیں۔ جسپر اگر تمام دنیا کی خوشیاں بھی قربان ہو جائیں۔ تو اس خوشی کا پلڑا بھاری ہے

KHILAFAT LIBRARY

وہ وقت آنیوالا ہے۔ جب دوستوں کے دل پکار اٹھیں گے کہ سکھوں اور نانک پنتھیوں میں تبلیغ اسلام ایک بے نظیر کام ہے۔ آریوں کے حملات سے اسلام کو بچانا ایک اہم معرکہ ہے۔ اسوقت نور کے ایک خاص اور معقول مقدار بعض حق پسند اور حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد سے محبت رکھنے والے غیر مسلموں میں مفت جاتی ہے۔ جسے وہ کمال محبت سے پڑھتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نور کا فنڈ نہایت ہی کمزور ہے۔ مالی مشکلات ہرگز یہ اجازت نہیں دیتے۔ کہ ایک معقول تعداد نور کی حضرت باوا نانک کے عقیدتمندوں میں مفت بھیجی جاوے۔ مگر یہ دینی حرص ان کے نام پرچہ جاری رکھنے پر مجبور کرتی ہے۔ کہ نور نے جو بے نظیر اثر ان کے دلوں پر ڈالا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پرچہ بند کرنے سے وہ چشمہ معرفت سے دور ہو جاویں۔ میں نے مالی مشکلات کی وجہ سے ہی کلرک کو بھی علیحدہ کر دیا ہے۔ مگر ان غیر مسلم احباب جن کے قلوب پر ایڈیٹر نور کا مشن ایک زبردست اور گہرا اثر ڈال رہا ہے۔ سے نور کو الگ کرنا ایک آن واحد کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔ اشاعت اسلام ہم سب کا مشترکہ کام ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس کار خیر میں خاکسار ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹائیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ چند دوست ایسے پیدا ہو جائیں۔ جو اپنی گرہ سے قیمت دیکر ان قریب آئے ہوئے غیر مسلموں کے نام اخبار جاری رکھنے کے کار خیر میں ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

میری خواہش ہے۔ کہ بعض ایسے بھی خواہ پیدا ہو جائیں جو نور کی اشاعت میں مربیانہ کوشش سے کام لیں اور اپنے پیارے نور کی اشاعت کو اس اطمینان کی حد تک پہنچا دیں کہ خاکسار اول تو نائب ایڈیٹر ورنہ کم از کم ایک قابل مینجر رکھ کر نور کی مینجری وغیرہ کا وقت قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو دے سکے۔ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی اہم ضرورت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ جب خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سکھوں کی طرف سے قرآن کریم کا گورمکھی میں غلط ترجمہ پڑھکر سنایا۔ تو حضور والا نے ان غلطیوں کی اصلاح خود زبان مبارک سے فرمائی۔ جسے خاکسار نوٹ کرتا گیا۔ اور پھر حضور نے تاکید فرمائی۔ کہ جسقدر جلد ہو سکے۔ اس غلط ترجمہ کا جواب دیا جاوے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگالو۔ کہ قرآن شریف کے گورمکھی کے غلط ترجمہ کا جواب کسقدر جلد دینے کی ضرورت ہے۔ اخبار کی ایڈیٹری کا تمام بوجھ بھی خاکسار ہی کے سر پر ہے۔ حتیٰ کہ مالی مشکلات کی وجہ سے کچھ عرصہ سے کلرکی کا سب بوجھ بھی میرے ہی سر پر ہے۔

ضرورت ہے کہ دوست ہمت کریں۔ اور نور کی توسیع اشاعت میں کمال مربیانہ سعی سے کام لیں۔ اور نور کی اشاعت کو اس درجہ اطمینان تک پہنچا دیں کہ اول تو نائب ایڈیٹر ورنہ کم از کم قابل مینجر رکھ کر میں مینجری کا وقت قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ پر لگا سکوں۔ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ خداوند تعالےٰ کے بہترین گیان اور معارف کی اشاعت ہے جس سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔ اگر ہم نے خداوند تعالےٰ کے بہترین پیغام کو دوسروں تک پہنچانے میں سستی اور کوتاہی سے کام لیا۔ تو اللہ تعالےٰ جو قدرتوں والا ہے۔ وہ اس کے لئے اور ذرائع پیدا کر دیگا۔ مگر اس صورت میں ہم اس ثواب سے جو اللہ تعالےٰ نے کمال لطف و کرم سے ہمارے لئے مہیا کیا ہے۔ دور ہو جائیں گے۔ چاہیئے کہ ہم اس وقت کو غنیمت سمجھیں۔ اور قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ میں دوست خصوصیت سے خاکسار کا ہاتھ بٹائیں۔ میں آپ لوگوں سے کچھ زیادہ مدد نہیں چاہتا۔ صرف اسقدر کہ آپ نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ سعی کو کام میں لادیں۔ اور اس کی اشاعت کو اس درجہ اطمینان تک پہنچا دیں۔ کہ اگر میں نائب ایڈیٹر نہیں تو کم از کم اچھا مینجر رکھ کر ہی مینجری کا وقت قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو دے سکوں۔ تاہم سب لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے منہ کے مطابق قرآن شریف کا صحیح گورمکھی ترجمہ جلد سے جلد شائع کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

پیارو یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا۔ کہ سکھ صاحبان نے جو گورمکھی میں قرآن کریم کا غلط ترجمہ کیا ہے۔ اور جسکی خاص تعداد سکھ صاحبان نے قریب قریب مفت تقسیم کی ہے۔ اور جسپر ہزاروں روپیہ ہی خرچ ہوا ہوگا۔ اس سب خرچ کو صرف وزیر آباد کے ایک سکھ نے دیا ہے۔ سکھ صاحبان کا قرآن شریف کے اس ناقص ترجمہ سے یہ مدعا تھا کہ احمدی جماعت کی طرف سے جو بڑی شد و مد سے اس امر کو پیش کیا جاتا ہے کہ باوا صاحب مسلمان تھے لوگوں پر یہ ثابت کیا جاوے کہ کیا باوا صاحب اس قرآن پر ایمان لائے تھے۔

دریں حال آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ قرآن شریف کے صحیح گورمکھی ترجمہ کے لئے ہماری ذمہ واری کسقدر بڑھ جاتی ہے۔ اور کس قدر سخت سے سخت ضرورت ہے کہ ہم جلد سے جلد قرآن شریف کا گورمکھی میں صحیح ترجمہ گورمکھی دان پبلک کے سامنے پیش کریں اخبار کا کل بوجھ خاکسار ہی کے سر پر ہے۔ جیسے کہ میں پہلے عرض کر آیا ہوں۔ ضرورت ہے کہ دوست اس ضروری کار خیر کی طرف توجہ فرماویں۔ اور نور کی اشاعت کو ایک اطمینان کی حالت تک پہنچا دیں۔ تاکہ میں اگر نائب ایڈیٹر نہیں تو کم از کم ایک قابل مینجر ہی رکھ کر اخبار کی مینجری کا وقت قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی طرف دے سکوں۔ بات کوئی بڑی نہیں ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ آج دنیا اس امر کو مانتی ہے کہ نور سکھوں اور آریوں میں ایک بے نظیر کام کر رہا ہے۔ تو کیا ایسے بے نظیر قومی خادم اور مجاہد فی سبیل اللہ کی اشاعت میں کوئی امر مانع ہو سکتا ہے۔ زیادہ نہیں اگر ہر ایک دوست دو روپیہ کیلئے کم از کم اب ایک دو دو خریدار دیدے۔ تو نور کی مالی مشکلات ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی دور ہو کر ایک قابل مینجر رہ کر اخبار ایڈیٹر نور اپنے وقت کا ایک کافی حصہ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو دے سکے۔ وہ نور کے کونسے خریدار ہونگے جنکے ایک دو دوست نہیں سو سو دوست ہونگے جنہیں نور جیسے قومی خادم اور مجاہد فی سبیل اللہ کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے میں دیکھتا ہوں اس کار خیر میں سب سے پہلے لبیک کہنے والے دوست ہوں گے۔ محمد یوسف ایڈیٹر نور

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار "نور"

۱۷۔ دسمبر ۱۵ء

چلو قادیان

ہمارے سالانہ اجتماع میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا ہے اس جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ اور ہمارا جو اس کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ یہ فرض ہے کہ آپ کی اٹھائی ہوئی بنیادوں کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں آپ کی غرض اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپ کے پاک الفاظ میں یہ تھی۔ کہ تا ہماری جماعت کے لوگ بہت استفادہ ضروریات دین و مشورہ اعلائے کلمۃ الاسلام کیلئے جمع ہوا کریں۔ سو بحمد اللہ یہی پاک مقصد اب تک اس اجتماع میں ہمارے مدنظر ہے۔ استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام دونوں ہی پاک اغراض ہیں۔ جن کے لئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں۔ اور ہر قسم کی تکالیف و مشکلات کو اٹھا کر ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا۔ اسی وقت سے ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا۔ انہوں نے تو آرام طلبی کے لئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا۔ مگر اس کو چھوڑ کر انہیں بہت بڑی بڑی مشکلات اٹھانی پڑیں۔ اور دنیا میں ان کی سلطنت ان کی شوکت ان کی عزت سب کچھ اعلائے کلمۃ الاسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے۔ پس یہ نہایت ہی تنگدلی اور نامردی کے خیالات ہیں۔ جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اس قدر روپیہ خرچ ہو جائیگا یا سفر میں ایسی ایسی تکالیف پیش آئیں گی۔ خدا کی راہ میں ان باتوں کو خوشی سے برداشت کرنا سیکھو تاکہ تمہارے اندر ایک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچے۔ گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ مگر میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس راہ پر چلایا۔ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہر سال کسقدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لیکر آتے ہو جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بنا ڈالی تھی۔ تو تمہارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا۔ ہاں اگر استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام کو چھوڑ کر ادھر کا رخ کرو۔ تو بیشک تم نے اپنا وقت بھی ضائع کیا۔ اور تکلیف بھی ناحق اٹھائی۔ مگر کسقدر فضل خدا کا ہم پر ہے۔ کہ اس دوہری غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اس نے کسقدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے۔ یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے۔ جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا۔ اور دوسری طرف اعلائے کلمہ اسلام کی جو عملی صورتیں ہیں ان کے متعلق اس سالانہ اجتماع میں تمہیں غور اور مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھ کر اور اس کی گذشتہ کارروائی کو سنکر کیسا اچھا ملتا ہے اور اس طرح پر تمہاری یہ دونوں ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد میں سب سے اول ہونی چاہئیں۔ کس احسن طریقہ پر پوری ہو رہی ہیں۔ لوگ ہمارے احباب میں سے اکثر قادیان آتے رہتے ہیں۔ وہ یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں۔ مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے۔ کہ انہیں سال میں اگر کوئی یہاں تک آنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے۔ پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے۔ کہ وہ دوسرے احباب کو اس نیک کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ بعض احباب کو کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر گئے ہیں۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس طرح پر سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو۔ مگر تھوڑے دنوں میں ہی طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے اس لئے سال میں ایک بار اس تعلق کو سالانہ اجتماع کی شمولیت کے رنگ میں ضرور تازہ کرنا چاہیئے۔ میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قائم کیا ہے۔ اور ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ واری کا کام ڈالا گیا ہے۔ ہماری ذمہ واری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں۔ کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھر دینے کا سامان کر دیں۔ تو ہماری غرض حاصل ہو گئی۔ نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ اب غور کرو۔ کہ اس ذمہ واری کو کہاں تک تم نے سمجھا ہے۔ اور ابھی کون سا حصہ اس کا پورا کیا ہے۔ جو سست ہو گئے ہیں۔ وہ خدا کے لئے سستی کو چھوڑ دیں۔ ورنہ ایسا نہ ہو۔ کہ اس ذمہ واری کے ناقابل سمجھ کر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کر دے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آوے۔ تو اس پر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو۔

جب تک اس گر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کروگے۔ کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو۔ کہ دنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے۔ کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے ہموطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں سکتے۔ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو۔ تو عملی طور پر ان کو کرکے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے کون جانتا ہے۔ کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا۔ تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائیگا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے۔ اسے غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے ؛

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے کافی روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ چار ہزار روپیہ سے کم کسی صورت میں نہیں۔ اور یہ اقل ضرورت ہے۔ اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے نام تو اسکے دفتر میں لکھے جاتے ہیں۔ اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کرسکتے۔ مگر ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ؛

اس وقت سب فنڈوں میں روپے کے کم ہونے کی وجہ سے بدوں روپیہ جمع ہوئے اخراجات جلسہ کا انتظام پہلے سے ہو نہیں سکتا۔ لہذا سب انجمنیں اس تجویز پر فوری عملدرآمد کریں۔ ایک روپیہ فی کس کم از کم جمعہ وصول کیا جاوے۔ اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں۔ وہ زیادہ دیکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے کھڑے ہوجاویں۔ اور ایک دو ہزار آدمی ایک ایک ایک روپیہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہوسکتی ہے اگر مخلص احباب توجہ فرمادیں۔ تو یہ تعداد جو اوپر لکھی ہے۔ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کانفرنسوں وغیرہ جلسوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپے صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی لوگ خوشی سے دیدیتے ہیں۔

اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے سکھوں کی آٹھویں کانفرنس جو وسط اکتوبر میں فیروز پور میں ہوئی۔ اس کی ذرا فیس داخلہ ملاحظہ فرمالیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

۵۰	روپیہ فیس دینیوالے	۵۰ ممبر	۲۵۰۰
۳۰	"	۲۱۶ "	۲۴۸۰
۱۵	"	۴۶۸ "	۴۶۸۰
۵	"	۸۶۷ "	۴۸۳۴
۵	"	۱۶ اسپیشل ممبر	۸۰۰
۸	"	۲۰۳ "	۱۶۲۴
۱۵	"	۱۰۵۲ "	۱۰۵۲۰
۵	"	۱۴۱۶ "	۷۰۸۰
	میزان		۳۴۵۱۸

یہ تو صرف فیس داخلہ تھی۔ اور اگر اس چندہ کو بھی شامل کرلیا جاوے۔ جو فیس داخلہ کے علاوہ جمع ہوا تو کل چندہ کی میزان نصف لاکھ ..... تک پہنچ جاتی ہے۔ اور اس کے علاوہ جو بند ضد و قچیاں دونی چونی۔ روپوں اور پونڈوں سے بھری ہوئی پیش ہوئیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ اور ابھی بھی اکثر سکھوں کی طرف سے یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے۔ کہ ہماری یہ کانفرنس پہلی کانفرنسوں کی طرح کامیاب نہیں ہوئی۔ دریں حال ہمیں اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم لوگوں نے جو تین خدا کے برگزیدوں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ عہد کیا ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ ہماری ذمہ واری کسقدر بڑھ جاتی ہے۔ اور ہمیں کسقدر بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ ہماری ہی مٹھی بھر جماعت ہے۔ جس نے چار دانگ عالم میں اسلام کو پہنچانا ہے ؛

نوٹ نکات رائیں

مولوی ثناء اللہ اور پیر جماعت علی شاہ

ایک بٹالوی مولوی صاحب حنفی نے ظہر جمعہ کے ثبوت میں رسالہ لکھا حافظ جماعت علی صاحب نے اس پر تقریظ کی۔ اچھی لکھی یا بری اس سے ہمیں مطلب نہیں۔ ہمیں مطلب آپ کے مندرجہ ذیل فقرات سے ہے آپ لکھتے ہیں۔

فقیر (جماعت علی) تو بارہا اس بارے میں غیر مقلدین وغیرہ کو اشتہار دے چکا ہے۔ کہ جو شخص کسی آیت شریف یا حدیث شریف سے ثابت کردے۔ کہ جمعہ کے دن ظہر نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اس کو فقیر ایک ہزار روپیہ فی آیت شریف و فی حدیث شریف دیگا۔ مگر افسوس کہ دس سال سے اب تک کوئی نہیں لاسکا۔

(انوار الصوفیہ بابت اکتوبر ۱۵ء صفحہ ۳)

اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

(ا) آپ نے یہ اعلان کب دیا؟ ممکن ہو تو اس کی ایک کاپی عنایت کریں۔

(ب) کس کس اہلحدیث وغیرہ عالم کے پاس بھیجا؟

(ج) آیت یا حدیث پیش ہوکر فیصلہ کی کیا صورت ہوگی؟

(د) غیر مقلدین کے ساتھ وغیرہ جو لکھا ہے۔ اس لفظ سے کون لوگ مراد ہیں؟

ان سب باتوں کے جواب کے ساتھ ہی آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آپ فیصلہ کی صورت بتا کر سردست صرف ایک ہزار روپیہ امرتسر نیشنل بنک میں اس شرط پر جمع کرادیں کہ فیصلہ جس کے حق میں ہو۔ اس کو مل جائے۔

جناب شاہ صاحب آپ کو اگر مسئلہ تحقیق منظور ہے۔ تو ہماری پیش کردہ صورت کو ضرور منظور کریں گے۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ جاہلوں کو قابو رکھنے کے جہاں اور طریقے ہیں یہ بھی ایک اچھا خاصہ مفید طریق ہے۔ واللہ اعلم باسرار عبادہ۔

اب دیکھیں اسکے متعلق پیر جماعت علی شاہ کیا فرماتے ہیں ؛

اسلام کو کن لوگوں نے بدنام کیا

انجمن اسلامیہ ہوشیارپور کے پندرھویں سالانہ جلسہ پر ایک مولوی صاحب نے اثناء وعظ میں فرمایا۔ کہ "جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بخشانے کے واسطے ایک غار میں جاکر سجدے میں گر پڑے۔ تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تین روز کے بعد بصد تلاش پتہ لگا۔ تو حضرت کی خدمت میں جاکر عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھائیے۔ ہم تمام اپنے اعمال آپ کی امت کو دیدیتے ہیں۔ پھر جب خداوند تعالےٰ نے ساری امت محمدی کو بخشدیا۔ تب جاکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا"!

غور کرو۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کے سب گناہ معاف کروا دیئے۔ تو لوگوں کو کیا ضرورت ہے نماز کی۔ کیا حاجت ہے روزہ کی۔ افسوس! ایسے ہی لوگوں نے اسلام کا نام بدنام کیا۔ اور اگر اس وقت مسیح موعود علیہ السلام نہ آتے۔ تو پھر اور کون وقت آنا تھا۔ اسلام ہمیں اپاہج اور بیکار بنانے کے لئے نہیں آیا۔ جاؤ ذرا قرآن شریف کو پڑھو سعی تدبر۔ تفکر سے پڑھو گے۔ مگر ہم نے خود اپنی صورت کو آپ مسخ کرلیا ہے ؛

لالہ لاجپت رائے اسلامی اصولوں پر

لالہ لاجپت رائے کی ایک چٹھی ۳ - گھر کے آریہ گزٹ میں چھپی ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ "مسلمان دوزخ کو دائمی سمجھتے ہیں"۔

لالہ صاحب نے دوزخ کے مسئلہ کے متعلق غلط فہمی سے کام لیا ہے۔ مسلمان دوزخ کو دائمی نہیں سمجھتے۔ دوزخ ایک ہسپتال کی طرح ہے۔ جس میں بیمار ہیں گے۔ اور شفا پاتے ہوئے چلے جائیں گے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ دوزخ پر ایک وقت ایسا آئیگا۔ کہ ہوا اس کے دروازوں کو کھٹکھٹائیگی۔ اور ایک آدمی بھی نہیں ہوگا۔ اس سے سمجھ لو۔ کہ اسلامی دوزخ دائمی ہے یا عارضی۔ بطور ہسپتال اور شفاخانہ کے ہاں سوامی دیانند صاحب اس امر کے مقر و قائل ہیں۔ کہ روح کو کبھی دائمی مکتی نصیب نہیں ہوگی ؛

KHILAFAT LIBRARY

چار دن کی بھوکی عورت اپنے ڈیڑھ سالہ بچہ کو قتل کرتی ہے

دنیا میں اولاد سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اور لوگ اس کی خاطر سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر بھوک کی مصیبت اولاد کی محبت کو بھی دور کر دیتی ہے۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ جج مذیانے حال میں ہی ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے جس میں وہاں کی ایک اٹھارہ سالہ نوجوان موچی عورت اس جرم میں ماخوذ تھی۔ کہ اس نے اپنے ڈیڑھ سالہ لڑکے کو مارنے کی کوشش کی۔ عورت نے اس جرم کو مان لیا اور کہا کہ میں بالکل چار روز سے بھوکی تھی۔ اور اس کا خاوند جو کہ گذارہ کا کفیل تھا۔ مرگیا۔ چونکہ وہ اور زیادہ مصیبت نہیں برداشت کر سکتی تھی۔ اس لئے اس نے اپنے بچے کو مار کر خود بھی مرجانے کا فیصلہ کیا۔ اس دردناک کہانی کا مجسٹریٹ کے دل پر بھی اثر ہوا۔ اور اس نے اسے محض چند گھنٹوں کی سزا دینی مناسب سمجھی ؛

KHILAFAT LIBRARY

آریہ لوگوں کے دلوں میں ہندی کی قدر کا درجہ

آئے دن آریہ سماجی دوست اس امر کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ اردو کی بجائے ہندی رائج کی جائے۔ آریہ سماج کا یہ مطالبہ درست ہے یا نہیں۔ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ واقعات خود حقیقت سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔ کہ حقیقتاً کونسی زبان رائج ہو سکتی ہے۔ پچھلے دنوں کئی ایک اخبار ہندی حروف میں نکلے۔ مگر دو چار ماہ میں ہی چل بسے۔ پچھلے سال وجے اور پربھات بند ہوئے۔ اب پرہلاد بھی چل بسا۔ ان حالات میں اس امر کا کافی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ لوگوں کا میلان کس طرف ہے اور کونسی زبان اور حروف لوگوں کے دلوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ آریہ گزٹ اور پرکاش وغیرہ بھی اس وقت تک امن میں ہیں۔ جب تک یہ حرف ہندی کے لئے اپیلیں ہی کر رہے ہیں۔ اگر یہ اپنے قول کو فعل کا لباس پہنائیں۔ تو ہفتہ کے اندر اندر قدر عافیت معلوم ہو جائے ؛

مکتی فوج کیا کر رہی ہے؟

پنجاب کی مکتی فوج کے کمشنر بوتھ ٹکر ہیں۔ آپ نے آسام کی گورنمنٹ کے ساتھ انتظام کیا ہے۔ کہ چونکہ وہاں چائے کے باغات کے لئے مزدوروں کی ضرورت ہے اس لئے مکتی فوج کے جرائم پیشہ لوگوں کو وہاں کام کرنیکا موقعہ دیا جاوے۔ تنخواہ انہیں باغات کے فنڈ سے ملے گی۔ اور ان کے چلن کی نگران مکتی فوج ہوگی۔ اس انتظام کے مکمل ہو جانے پر تین سو جرائم پیشہ لوگوں کی جماعت آسام کو روانہ ہو جائیگی۔ مکتی فوج کے آدمی جرائم پیشہ لوگوں کی اصلاح کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں۔ ان کو دیکھ کر خوشی بھی ہوتی ہے۔ اور رنج بھی۔ خوشی اس لئے کہ یہ لوگ کیا نفیس کام کر رہے ہیں۔ اور رنج اس لئے۔ کہ ہم میں ایسی سپرٹ کیوں نہیں آتی ؛

کام کرنے کیواسطے ہمارے لئے بھی میدان خالی ہے

اچھوت اقوام میں اس وقت تک صرف آریہ اور عیسائی ہی کام کر رہے ہیں۔

یہ امر واقعہ ہے۔ کہ جیسی قوت جاذبہ اور مساوات اسلام میں ہے اور کسی مذہب میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اگر مسلمان ہمت کریں۔ تو اس میدان میں بہت کچھ گوئے سبقت لے جا سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں آریہ سماج کے زیر اثر آئے ہوئے اچھوت لوگوں نے یہ شکایت کی تھی۔ کہ آریہ سماج ہمیں وہ حقوق نہیں دیتا۔ جس کا وعدہ ہمارے ساتھ کیا گیا تھا۔

اقوام دیگر کو اپنے میں جذب کرنے کے لئے بزرگان اسلاف کے اسوہ کی ضرورت ہے۔ جو سوائے اسلام کے دیگر ادیان میں مفقود ہے ؛

نور کی توسیع اشاعت کا سوال

پچھلے پندرہ روز میں حسب ذیل احباب نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی۔ جناب شیخ فیروز الدین صاحب ایک خریدار۔ جناب ڈاکٹر عشمت اللہ صاحب ایک خریدار جناب چوہدری غلام احمد صاحب ایک خریدار۔ جناب بابو قادر بخش صاحب جناب میاں مراد ایک۔ جناب میاں محمد حسین الکین تقریباً اسیقدر خود بخود نو میں خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ آج تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا پرچہ ہے جو سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے کار عظیم کو بہ احسن وجوہ ادا کر رہا ہے۔ ایسے بے نظیر پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ نور کو یہ فخر اور بجا فخر حاصل ہے۔ کہ اس کے سکھوں کے متعلق مضامین کو آریہ صاحبان نے اپنے کالموں میں لیا۔ اور آریوں کے متعلق مضامین کو سکھ صاحبان نے اپنے لیڈ نگ کالمز میں جگہ دی۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نور کو حلقہ اغیار میں بھی کس اعتراف اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ایسے بے نظیر اور مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ اکثر دوستوں نے تا حال نور کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ نور کے ایسے خریدار ہوں گے جن کے ایک دو دوست نور کے نہ ایسے خریدار ہوں گے جنہیں نور لیے بے نظیر اور مجاہد پرچہ کی خریداری کے لئے کہا جائے۔ اور وہ انکار کر دے۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس وقت خاکسار ایڈیٹر نور قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ بھی کر رہا ہے۔ اخبار کا سب بوجھ بھی خاکسار کے سر پر ہی ہے دلی خواہش اور اخبار کی کمی اشاعت مجھے اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ میں اور تو اور موجودہ حالات کے ماتحت کوئی کلرک بھی رکھ سکوں۔ اس صورت میں مجھے قرآن کریم کے گورمکھی ترجمہ کی نسبت اخبار کی ایڈیٹری اور محرری پر زیادہ وقت دینا پڑتا ہے۔ اگر دوست ہمت کریں۔ اور توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش سے کام لیں۔ تو یہ مشکلات جو قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے درمیان آہنی دیوار کی طرح روک ہیں ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی دور ہو سکتی ہیں۔

اور خاکسار ایڈیٹر نور کو مالی مشکلات سے ایک حد تک نجات دلا دیں۔ تو اگر نائب ایڈیٹر نہیں تو کم از کم کوئی محرر ہی رکھ کر وہی وقت میں قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے کام میں لگا سکوں۔ اگر دوست ہمت کریں۔ اور نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش سے کام لیویں۔ تو یہ مشکلات جو قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے درمیان آہنی دیوار کی طرح روک ہیں ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی دور ہو سکتی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

جس برتن میں کھانا اسی میں چھید کرنا

ہم نے اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں یہ لکھا تھا کہ سکھ کانفرنس کا سالانہ اجتماع فیروز پور میں بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ مرقدس کے علاوہ اور تو کئی تقاریر ہی ہوئیں۔ جو سکھوں میں ترقی علم کی علامت ہے۔ چندہ تقریباً پچاس ہزار ہوا۔ صدر کانفرنس جاری ہی نہ رکھا جا سکا۔ اسکی بجائے سنت عطر سنگھ کو صدر بنایا گیا۔"

اس خبر پر میرا ہمیشہ دوست سردار ارسنگھ صاحب بہت چیخ پکار اٹھا ہے۔ حتیٰ کہ بھائی صاحب نے اپنی سرکار سے ایڈیٹر نور کو نالائق کا خطاب دلا دیا۔ بھلا کوئی اس لائق سے پوچھے کہ مجرم یوسف نے اس خبر میں کونسی خلاف واقعہ بات کہی۔ بھائی صاحب نے نور کے مضامین کو اپنے لیڈر میں جگہ دی۔ لائل گزٹ میں چھاپنے کے لئے مضامین کے واسطے لائل گزٹ کے لائق ایڈیٹر کے نور کے نالائق ایڈیٹر کو پندرہ پندرہ دن تک روزانہ دو دو خطوط لکھے۔ اور ان مضامین کو لائل گزٹ نے بڑے فخر سے اپنے کالموں میں لیا۔ آہ ان سے بے وفائی کی بھی کوئی حد ہے۔ جس درخت کے سایہ میں بیٹھنا اسی کی جڑوں پر کلہاڑا چلانا اسی کا نام ہے

سالانہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح نے سالانہ جلسہ کے لئے ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ تاریخیں مقرر فرمائی ہیں احباب اطلاع رہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر)

اُوت گیا اِی آوا

ہم صرف یہی رونا رو رہے تھے۔ کہ راجپوتانہ میں ہی ایسے نام کے مسلمان آباد ہیں۔ جن کے نام رام سنگھ اور بھوپ سنگھ ہیں۔ مگر اب معلوم ہوا۔ کہ صرف ایک راجپوتانہ پر ہی کیا منحصر ہے۔ بلکہ ہندوستان میں کثرت سے ایسی اقوام موجود ہیں۔ جو اسلام کے لئے موجب عار ہیں۔ چنانچہ ایک قوم بانوانیہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ ان کے عقائد حسب ذیل ہیں:

(۱) سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود عین وجود مع الجسم آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے دلیل یہ ہے۔ کہ آپکے جسم مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور نہ ہی آپ کا سایہ تھا۔ شیخ عبد القادر اور خدا میں کوئی فرق ہی نہیں جانتے۔ العجب ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

دوسرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اگر خدا وند کریم سارے انسانوں کو ایک مذہب پر کرنا چاہتا۔ تو ہرگز نہ کر سکتا یعنی خدا کی قدرت کے بھی قائل نہیں۔ کہ جو خدا چاہے کر سکتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ ہے توحید اور یہ ہے ہمہ اوست ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ضرورت ہے۔ کہ ہم لوگ ہمت کے پاؤں پر کھڑے ہوں اور ان لوگوں کو اسلام کے نور سے منور کریں۔ سو اگر ہم نے سستی اور کاہلی سے کام لیا۔ تو آریوں اور عیسائیوں نے تو ان کے شکار کے لئے جال پھیلا دیئے۔ پھر ہمارے حصہ میں صرف کف افسوس ہی رہ جائیگا۔

باشندگان بصرہ برٹش حکومت میں خوش ہیں

ایک یا سنگار نے جو کہ بیٹا بصرہ میں برٹش فوج میں ہے چند دلچسپ حالات ٹائمز آف انڈیا میں شائع کرائے ہیں۔ بصرہ میں گرمی بڑی شدت کی تھی لیکن اب جاڑا آگیا ہے اور ہم تین تین کمبل لے کر سوتے ہیں۔ بھوک بڑھ گئی ہے دریا میں عمدہ عمدہ مچھلیاں ملتی ہیں۔ میں ایک روز شہر بصرہ کی سیر کو گیا۔ اس دن یہودیوں اور مسلمانوں کا ایک تہوار تھا۔ لوگ کشتیوں میں سیر کر رہے تھے اور جشن منا رہے تھے۔ اہل بصرہ برٹش امت سے نہایت مطمئن ہیں۔ کہتے ہیں افسوس ہے کہ سرکار انگریزی نے پہلے سے یہاں کیوں نہ جمایا اور وعدہ کرتے ہیں۔ کہ بصرہ میں برٹش حکومت مستقل رہے گی۔

KHILAFAT LIBRARY

سکھ مذہب کا تعلق اسلام سے

ہمارا یہ دعوے ہے۔ کہ سکھ مذہب کی شاخ درحقیقت اسلام ہی کے چشمہ سے نکلی ہے۔ خالی دعوے کبھی قابل ثبوت نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ دلائل نہ ہوں۔ سو ہم نیچے چند دلائل درج کرتے ہیں۔ اس سے پہلے ہم اپنے مختلف پرچوں میں اس امر پر کماحقہ روشنی ڈال چکے ہیں۔ کہ توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکواۃ وغیرہ کے حضرت باوا صاحب بل وجان قائل تھے۔ اب اس کے علاوہ اور مختلف اثبات پیش کئے جاتے ہیں ؛

الہام اور سکھ مذہب

الہام ایک ایسی چیز ہے جسے روحانی گیان کے انکشاف کی چابی سمجھنا چاہیئے۔ آریہ سناتنی وغیرہ اس امر کے قائل ہیں۔ کہ آدسرشٹی یعنی شروع دنیا میں تو خدا لوگوں سے بولا۔ مگر اب وہ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ مگر اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ جسطرح پہلے خدا نے اپنی کرپا اور مہربانی سے اپنے عاجز بندوں پر اسرارہائے مخفیہ کا اظہار کرکے انہیں اپنی معرفت سے بہرہ دوز کیا۔ اب بھی وہ اسی طرح اپنے نیک بندوں سے کلام فرماتا ہے اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ سکھ مذہب میں الہام ربانی کو کس نوعیت سے مانا گیا ہے۔ آیا ویدک نوعیت سے یا اسلامی نوعیت سے ؟

جیسی آوے خصم کی بانی تیسا کری گیان وے لالو

(ٹلنگ محلا پہلا) مطلب :۔ جیسی مجھے خدا کی طرف سے ندا آتی ہے۔ ویسی میں دوسروں تک پہنچاتا ہوں ؛

پھر اور ملاحظہ فرمایئے۔

داسن داس کہے جن نانک

جیہا تو کرائیے تیہا ہو کری وکھیان (رسوہی محلا)

مطلب :۔ (نانک رحمۃ اللہ علیہ) جو خداوند تعالیٰ کا غلام ہے۔ جسطرح اُسے خداوند تعالیٰ کی طرف سے گیان ہوتا ہے ویسے ہی وہ دوسروں تک پہنچا دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سکھ مذہب میں الہام کو اسی طرح تسلیم کیا گیا ہے۔ جس طرح اسلام میں ہے ؛

ملائکہ اور سکھ دھرم

اسلام میں ملائکہ پر ایمان لانا جزو ایمان ہے۔ دیگر ادیان وجود ملائکہ یا ایمان بر ملائکہ کے قائل نہیں ہیں۔

اب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ سکھ دھرم میں وجود ملائکہ کو اہل اسلام کے طرز پر تسلیم کیا گیا ہے۔ یا غیر ادیان کی طرح روا کہا گیا ہے۔

یہ نیک خیال لیکر جب ہم گرنتھ کی اوراق گردانی کرتے ہیں۔ تو ہم گرنتھ میں یہ پاتے ہیں۔

(ٹلنگ محلا ۵)

جب عزرائیل بستنی تب چکائے بدڑے

مطلب :۔ جب عزرائیل روح قبض کریگا۔ تو اسوقت سوائے اعمال صالحہ کے اور کوئی چیز تمہارے کام نہیں آئے گی۔" پھر اسی پر ہی اکتفا نہیں۔ آگے فرشتوں پر ایمان لانے کی اور بھی مزید تاکید فرمائی ہے۔

(ٹلنگ محلا ۵)

عزرائیل چار بندے جس تیرے آدھار

گناہ اس کے سگل عافو۔ تیرے جن دیکھے دیدار

مطلب :۔ عزرائیل جو تیرے چار بندے ہیں۔ یعنی عزرائیل۔ جبرائیل۔ اسرائیل۔ میکائیل۔ ان چاروں کو وہی شناخت کر سکتا ہے۔ جس پر تیرا آدھار یعنی مہربانی ہو۔ اور ان لوگوں کے گناہ معاف ہیں۔ جو تیرے آیات کی شناخت کر سکتے ہوں۔ اُس رب العالمین کے دیدار سے مستفیض ہوتے ہیں"۔ اب اس جگہ کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ خداوند تعالیٰ کے دیدار کے لئے ملائکہ کا گیان ہونا ضروری ہے۔

قیامت اور سکھ دھرم

قیامت پر ایمان لانا مسلمانوں کے ہاں ضروری ہے اس کے لئے سکھ دھرم روز قیامت کے ضمن میں لکھتا ہے

لیکھا رب منگیسیاں بیٹھا کڈھ وجی

طلباں پوسن آکیاں باقی جنہاں رہی

مطلب :۔ قیامت کے روز خداوند تعالیٰ لوگوں کے اعمال کا محاسبہ کریگا۔ اور جن لوگوں نے خداوند تعالیٰ کے احکام سے روگردانی کی۔ انہیں ان کے برے اعمال کا خمیازہ اٹھانا پڑیگا۔ ایک تناسخ کا عقیدتمند ہرگز یہ نہیں کہیگا کہ قیامت کے روز لوگوں کی جزا و سزا کا موازنہ ہوگا۔ کیونکہ تناسخ کے عقیدتمند کے نزدیک تو دور تناسخ میں ہی سب کا فیصلہ ہو جائیگا۔ پھر عاقبت میں جزا و سزا کا محاسبہ اور موازنہ کیا ؟

شیطان کا وجود اور سکھ دھرم

اسلام میں شیطان کا وجود تسلیم کیا گیا ہے۔ دیگر ادیان اس سے انکاری ہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سکھ دھرم میں شیطان کے وجود کے متعلق اسلام کا ساتھ دیتا ہے۔ یا دیگر ادیان کی طرح انکار کیا ہے۔

(سری راگ محلا پہلا)

خصم کی نظریں دلیں پسندی جنہیں اک کردھایا

تیہیئے کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹجائی

مطلب :۔ وہی لوگ خداوند تعالیٰ کی نظر میں مقبول ہیں جو صرف اکیلے خدا کی ہی پوجا کرتے ہیں۔ تیس روزے رکھتے ہیں۔ اور پانچوں وقت کی باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔ اس خیال سے کہ شیطان ان کا نام مقبولوں کی فہرست سے نہ کاٹ دے ؛

پھر وار متیسری محلا ۵ میں درج ہے۔

کام کرودھ ہنکار پھیریں دوانیاں

بن پورے گورو دیو پھیریں شیطانیاں

مطلب :۔ وہ لوگ جو شیطان کے قبضہ میں ہوں سمجھو کہ وہ ناجائز شہوت ناجائز غصہ ناجائز تکبر کے ہاتھوں بکے ہوئے ہیں۔

اب اس پر کچھ مزید لکھنے کی ضرورت نہیں ہے ؛

روزہ اور سکھ دھرم

جیسی روزہ کی پابندی اسلام میں پائی جاتی ہے۔ دیگر ادیان میں وہ باقاعدگی ہم نہیں پاتے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ سکھ دھرم اس کے متعلق کیا کہتا ہے۔

(محلا پہلا وار آسا)

اونہیں دنیا توڑے بندن

ان پانی تھوڑا کھایا

(باقی آئندہ)

KHILAFAT LIBRARY

آریہ دھرم کی کتابوں میں شدھی کا کہیں ذکر نہیں

نمبر ۶

سوامی صاحب ستیارتھ صفحہ ۱۴۱ پر یوں تحریر فرماتے ہیں۔ دوج (زنار بند) یعنے براہمن کھشتری (ویش) اپنے گھروں میں لڑکوں کا یگیوپویت اور لڑکیوں کا بھی شایاں طریقہ پر سنسکار کرکے حسب مذکورہ بالا آچاریہ کل (آتالیق خانہ) یعنی اپنے اپنے مدرسہ میں بھیجدیں۔

(۴) دیکھ لیجئے۔ سوامی صاحب یہاں بھی براہمن کھشتری ویش کے بچوں کا یگیوپویت ہونا قرار دیتے ہیں۔ شودروں کا نہیں۔ آگے چل کر کچھ اور عجائب دیکھئے۔ سوامی صاحب صفحہ ۵۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں۔ چنانچہ س ۲۵۔ ف ۲

براہمن اس تریا نانگ۔ برنڑاں نارپ نینگ
کرتو مرتھی راجنیو ودیس ویشیو بیش سوی
بیتی۔
شودر پئی کل گنتر سم پنین منتر درج منوپتنی
مدھیا پیو دستہ کے۔

(۵) یہ شسرت کے "سوتر ستھان" کے دوسرا دھیائے کا منقول ہے۔ براہمن تینوں ورن یعنی براہمن کھشتری ویش کا کھشتری اور ویش کا اور ویش صرف ویش ورن کا یگیوپویت کرا کے پڑھا سکتا ہے۔ اور جو خاندانی خجستہ اطوار شودر ہو۔ تو اس کو منتر سنگھتا چھوڑ کر سب شاستر پڑھائے۔ اور شودر پڑھے۔ لیکن ان کا آپ نیم نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ رائے کئی ایک آچاریوں کی ہے +

(۶) ناظرین یہاں تو آریہ رشیوں نے بیچارے شودروں کو منتر بھاگ یعنی جسکو آریہ صاحبان اصلی وید مانتے ہیں اس سے بھی محروم کر دیا۔ خیر زنار کی ممانعت تو آپ آگے کر ہی آئے ہیں۔ وہ یہاں بھی کر دی۔ اس شسرت کے حوالہ سے ظاہر ہے۔ جو اس کے مصنف مہاتما کے زمانہ میں شودروں کو سنسکرت حروف پڑھنے کی ہرگز اجازت نہ ہوگی

نوٹ:۔ یہ کتاب ایک پرانی کتاب ہے۔ جس کو اپنی بنائی ہوئی سکیم میں سوامی دیانند نے بھی لکھا ہے۔ مگر مہاتما موصوف نے نہایت کشادہ دلی اور مہربانی سے سوائے وید کے دیگر کتب پڑھنے کی اجازت دیدی۔ سوامی دیانند نے بھی ان کا مقولہ۔ شودروں کی تعلیم کے حق میں سمجھ کر ہی یہاں پیش کیا ہے۔ دراصل آریہ قواعد کے مطابق شودروں کا گوروکل میں جانا ہی بے سود ہے کیونکہ سوامی جی نے سنسکار بدھی میں سنسکار وید ارنبھ لکھتے ہوئے (وہ رسم جو تعلیم شروع کرتے وقت عمل میں لائی جائے) جہاں جہاں براہمن کھشتری یا ویش کے بالک کے لئے علیحدہ علیحدہ قوانین تحریر فرمائے ہیں۔ وہاں شودر کا ذکر ندارد۔ جس سے ثابت ہے کہ مذکورہ سنسکار میں ان کی ہرگز گنجائش نہیں جب اس سنسکار سے ہی شودر بری ہیں۔ تو وہ تعلیم کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

(حسب ہدایت سنسکار ودھی شودر زنار بندی سے خارج اور جنم سے ورن) سوامی جی سنسکار ودھی پر براہمن کھشتری وغیرہ کی رسم "وزنار بندی" کا وقت یوں قرار دیتے ہیں۔ یہ اس لائن گرے سوتر کا پرمان ہے۔ اسی پرکار سارس کار آدمی گرہ سوتروں کا بھی پرمان ہے۔ صفحہ ۹۰۔

سوتر۔ اشٹمے۔ برکھے۔ براہمنسیہ مپ نیت (زا) گرہ بھاشیتے

دا۔ (۲) ایکادشے کھشتریم (۳) دوادشے ویشیم۔ (۴) آکھودشاد براہمنسیاں تی تاکالاہ۔ (۵) آدوادشات کھشتریش آچترد شادویش آس۔ ات اور دھن پتت ساوتری کا بھونتی۔ ۶

جس دن جنم ہوا ہو۔ الغرا جسدن گربھ رہا ہو۔ اس سے (آٹھویں) برکھ براہمن کے جنم و گربھ سے گیارہویں برکھ میں کھشتری کے جنم اور اگربھ سے بارہویں برکھ میں ویش کے بالک کا یگیوپویت کریں۔ تتھا براہمن کے ۱۶۔ کھشتری کے بائیس ۲۲۔ اور ویش کے بالک کا ۲۴ سے پورب و پورب یگیوپویت چاہیئے۔ یدی پورب کال میں ان کا یگیوپویت نہ ہو۔ تو وے پتت مانے جاویں۔

(۱) برھم۔ (۲) سکام اسنسکار میں پیچھے بیچھے۔ راگے بلارتھناں۔ کھشٹے۔ دیشٹے ہارتھنیو اشٹمے +

یہ منوسمرتی کا وچن ہے۔ کہ جس کو شیگھر ودیا بل اور دھارن کرنے کی اچھیا ہو۔ اور بالک بھی پڑھنے میں سمرتھ ہوئے ہوں۔ تو براہمن کے لڑکے کا جنم د اگربھ سے پانچویں کھشتری کے لڑکے کا جنم د اگربھ سے چھٹے اور ویش کے لڑکے کا جنم د اگربھ سے آٹھویں برکھ میں یگیوپویت کریں۔

صاحبان! اب خیال فرمائیے۔ مندرجہ بالا احکام کے مطابق پانچ آٹھ سولہ سال کی عمر تک جس براہمن کا آپ نین سنسکار کیا جائیگا۔ آیا وہ زمانہ ولادت سے براہمن جانا جائیگا۔ یا اعمال ..... وغیرہ سے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ورن پوستھا کا انتخاب بسبب اعمال وغیرہ کے ۵ سال کی عمر میں حسب ہدایت سوامی جی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ بالا فقرات میں سوامی جی نے صاف فرمادیا ہے۔ کہ براہمن کے لڑکے کا فلاں سال اور کھشتری کے لڑکے کا فلاں سال یگیوپویت کیا جائے۔ کیا ان الفاظ میں صاف ظاہر نہیں کر دیا گیا کہ قبل از وقت یگیوپویت سنسکار براہمن کا لڑکا براہمن کھشتری کا لڑکا کھشتری * * مانا جاتا ہے۔ اور اسی امتیاز کی بنا پر ان کے لئے پانچ چھ آٹھ گیارہ وغیرہ سال مقرر ہیں۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ مذکورہ سنسکار میں لڑکے کا ورن ہی سمجھا جاتا ہے جو کہ اس کے والدین کا ہو۔ نیز اس وقت اعمال وغیرہ کی بنا پر ورن ماننا درست بھی کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ابھی تو آریہ صاحبان سنسکار ودھی میں لکھے طریقے کے مطابق لڑکے کا یگیوپویت کرا دیں گے۔ پھر اس سے بعد وید ارنبھ سنسکار کرکے گوروکل میں بھیجیں گے۔ پھر وہاں جا کر تعلیم و تربیت حاصل کرکے لڑکا کسی قسم کے خاص اعمال و اوصاف سے منور ہوگا۔ ہاں پھر گوروکل سے آتے وقت اعمال وغیرہ ورن خیال کیا جا سکتا ہے۔ دریں حال رسم شدھی ہاتھی کے دانت تو نہیں اور کیا ہے۔

صاحبان! ذرا غور سے۔ جب سولہ سال سے پیشتر براہمن ۲۲ سال سے پیشتر کھشتری۔ ۲۴ سال سے پیشتر ویش زنار پہن سکتے ہیں۔ آگے نہیں۔ تو آریہ سماج کے تیز تر نوجوانوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ جب آپ تیس تیس اور چالیس چالیس سال کے بیٹوں کے

اشاعت اسلام ہندوستان میں

ایڈیٹر نور بارہا اس امر کے متعلق لکھ چکا ہے کہ ہندوستان میں اشاعت اسلام کا میدان بہت وسیع ہے راجپوتانہ میں کثرت سے ایسے مسلمان پاؤ گے جنکا نام رام سنگھ اور بھوپ سنگھ ہے دیگر ہم لوگوں نے تاحال انکی طرف قطعاً توجہ نہیں کی۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ رام سنگھ اور بھوپ سنگھ اسماء والے بعض برائے نام مسلمان آریہ بنگئے۔ اب معلوم ہوا کہ بنگال میں بھی مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے بنگال کے مسلمانوں کی قابل رحم حالت کا کچھ نقشہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ کیا یہ واقعات ہمیں خواب خرگوش سے بیدار نہ کرینگے

مسئلہ اشاعت اسلام کی عظمت و اہمیت اسقدر واضح اور مسلم ہے کہ اب اس کے متعلق کسی مزید بحث کی ضرورت نہیں۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ وہ دنیا میں اس لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ اللہ کے پیغام ہدایت کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچائے اور دنیا کو ضلالت و گمراہی سے نجات دلائے دنیا میں کوئی قوم نہیں ہے۔ جس کے پاس سچائی اور روشنی کو پھیلانے اور ان کی بشارت دینے کے متعلق ایسے عظیم الشان الٰہی احکام موجود ہوں۔ جیسے کہ پیروان اسلام کو دیئے گئے ہیں حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کا ظہور اس لئے ہوا تھا۔ کہ اپنی قوم کو فرعون کے تسلط سے نجات دلائیں۔ اور اس تک ایسی تعلیم پہنچائیں۔ جس پر عمل کرکے وہ ایک بڑی قوم بن سکے۔ حضرت مسیح علی نبینا و علیہ السلام نے صاف صاف کہدیا۔ کہ میں صرف اسرائیل کے گھرانے کے گم شدہ بھیڑوں کو تلاش کرنے آیا ہوں۔ یعنی میرے ظہور کا مقصد محض یہودیوں کی اصلاح و تعلیم ہے۔ چنانچہ دوسرے موانع پر انہوں نے حواریوں کو غیر قوموں کی طرف جانے سے روک بھی دیا تھا۔ اسی طرح باقی تمام مذاہب عالم کا بھی یہی حال ہے۔ کہ انہوں نے اپنی ہدایت کو صرف اپنی قوم اور ملک ہی تک محدود رکھا تھا۔ لیکن اسلام کی دعوت ربانی کا ظہور نہ صرف ایک قوم کے لئے ہوا۔ اور نہ ہی کسی خاص زمین کے لئے اس کی ہدایت عام تھی۔ اور اس کا پیغام دنیا کی تمام خشکی و تری میں بسنے والی قوموں کے لئے تھا اس کا ابر رحمت زمین کے ہر گوشے پر برسا۔ اور اس کے آفتاب ہدایت نے دنیا کے ہر کونے کو روشن کرنا چاہا۔ قرآن میں ہے:۔

"اے پیغمبر! ہم نے آپکو نہیں بھیجا ہے مگر تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے (جس میں کسی قوم و ملک کی خصوصیت نہیں)"۔

اس نے جس خدا کی عبادت و وحدانیت کی دعوت دی تھی۔ وہ کسی ایک قوم کا پروردگار نہیں بلکہ رب العالمین تھا۔ بس ضرور تھا۔ کہ جس ہدایت و صداقت کی طرف وہ بندگان الٰہی کو بلاتا۔ اس کی رحمت بھی کسی خاص قوم و ملک کے لئے مخصوص نہ ہوتی۔ بلکہ رحمۃ للعالمین ہوتی۔

"اور ہم نے آپ کو دنیا میں نہیں بھیجا۔ مگر تمام عالم کے لئے رحمت بناکر"۔

KHILAFAT LIBRARY

قرآن حکیم بتلاتا ہے کہ مسلمانوں کی قوم دنیا میں صرف اس لئے پیدا کی گئی ہے تاکہ وہ دنیا میں خدا کی سچائی اور ہدایت کی محافظ ہو۔ اس کے بندوں کو حق کی طرف بلائے۔ گمراہی سے روکے، نیکی کی پکار بلند کرے، اور زمین کی تمام تاریکیوں کو دور کرے، دنیا کا کوئی گوشہ، زمین کا کوئی ٹکڑا، قوموں اور ملکوں کا کوئی حصہ، اس کے دعوت حق اور تبلیغ صداقت کے غلغلہ سے خالی نہ رہے۔ قرآن کریم میں ہے:۔

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی ہدایت کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے کہ تم نیکی اور سچائی کا حکم دیتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو" اور دوسری جگہ فرمایا:۔

"تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیئے۔ جو خیر کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے"۔

اس تعلیم نے ایک طرف تو خود مسلمانوں کے اندر احکام خداوندی کی سچی پیروی اور شریعت مطہری کی عملی زندگی پیدا کردی تھی دوسری طرف حق کی تبلیغ اور ہدایت کی دعوت کا ایک ایسا عالم ولولہ اور جوش پیدا کردیا تھا۔ کہ ان میں ہر فرد کا اشاعت اسلام کو اپنی زندگی کا اصل مقصد یقین کرتا تھا۔ اور اپنی تمام قوت کو اس راہ میں صرف کردیتا تھا۔ انہوں نے تلوار کے زور سے اسلام کو نہیں پھیلایا۔ کیونکہ سچائی کے اندر وہ قوت موجود ہے۔ جو اپنے اثر و نفوذ کے لئے کسی چیز کی محتاج نہیں۔ ان کی اصلی قوت ان کا جوش ایمانی احکام شریعت کا سچا نمونہ تھا۔ یہ اپنی جانبازانہ اور مومنانہ کوششوں کا نتیجہ تھا۔ کہ چند صدیوں کے اندر اسلام کی پکار جزیرہ عرب سے نکل کر یورپ و افریقہ اور ہندوستان و چین تک پہنچ گئی۔ اور آج چالیس کروڑ پیروان توحید کرہ ارضی پر پھیلے ہوئے ہیں۔

لیکن افسوس کہ گذشتہ صدیوں سے جو غفلت و ادبار مسلمانوں پر چھایا ہے۔ اس نے اشاعت حق و ہدایت کی اس روح کو بھی افسردہ کردیا۔ اور اسلام کے اس سب سے بنیادی اور حقیقی حکم کو بھلا دیا گیا۔ اب داعیان اسلام کے وہ گروہ نظر نہیں آتے۔ جو مشرق سے نکل کر مغرب تک پھیل جاتے تھے۔ اور ان میں ایک ایک فرد جب دنیا سے جاتا تھا۔ تو ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کو اپنی سعی سے حلقہ بگوش توحید دیکھتا تھا۔ اب وہ فقرا حق اور صوفیائے کرام ناپید ہیں۔ جنہوں نے اپنے نفس کے لئے سب سے بڑا مجاہدہ تبلیغ حق کو سمجھا تھا۔ اور صرف ان کے ایک فرد نے اجمیر میں قیام کرکے تمام ہندوستان میں غلغلہ توحید بلند کردیا تھا۔ دنیا سچائی کے لئے پیاسی ہے۔ مگر اس کی سیرابی کا کوئی انتظام نہیں۔ کروڑوں بندگان الٰہی گمراہی و ضلالت کی تاریکی میں گم ہیں۔ لیکن کوئی نہیں۔ جو انہیں ہدایت کی روشنی بخشے۔

(۲)

اس غفلت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اول تو صدہا جاہل اور نادان مسلمان مخالفین اسلام کی مخفی و علانیہ کوششوں کا شکار ہورہے ہیں۔ اور پھر اگر ان کے دام تزویر سے بچے ہوئے بھی ہیں۔ تو بوجہ جہالت اور بیخبری کے ان کی اعتقادی اور عملی حالت اس قدر مسخ ہوگئی ہے۔ اور اس قدر اسلامی تعلیم و احکام سے دور پڑگئے ہیں۔ کہ آج نہیں تو کل ضرور ہی ٹھوکر لگے گی۔ اور وہ مخالفین کے دام میں گرفتار ہوں گے۔

تمام ہندوستان میں احاطہ بنگال کی حالت اس اعتبار سے ایک خاص طرح کی واقع ہوئی ہے۔ اور جن صاحبان نظر نے کبھی اندرون بنگال کی حالت کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ یقیناً اس بات سے اتفاق کریں گے۔ کہ بنگال سے بڑھ کر اور کہیں بھی حفظ و اشاعت اسلام کی ضرورت نہیں۔ گذشتہ صدیوں میں یہ خطہ اشاعت اسلام کا بہت بڑا میدان رہا ہے۔ اور لاکھوں مختلف فرقوں کے ہندو خود بخود اسلام میں جذب ہوتے رہے ہیں جن میں اکثروں کے لئے اپنی قوم میں تہذیب و انسانیت کا درجہ حاصل کرنا بالکل ناممکن تھا۔ چنانچہ مشرقی بنگال کی تمام آبادی میں دو تہائی آبادی کا مسلمان ہونا دراصل اسی واقعہ کا نتیجہ ہے۔ اور شمار اور اعداد کی رو سے کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کے کسی ایک حصے میں اتنی بڑی تعداد مسلمانوں کی نہیں ہے۔ جس قدر

صرف اسی ایک حصے میں آبادی ہے۔

لیکن افسوس کہ اب وہی صوبہ جو کبھی اسلام کی روحانی فتوحات کا سب سے بڑا میدان تھا۔ اب ہماری غفلت اور غیروں کی ہوشیاری کی بدولت ہمارے لئے سب سے بڑا ماتم کدہ ہے۔ عیسائی مشن برسوں سے لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ اور نہایت خاموشی کے ساتھ ہزاروں جاہل اور بے خبر مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں؛

اسلام نے ہمارا فرض یہ قرار دیا تھا۔ کہ ہم نئی قوموں کے آگے توحید الٰہی کی تبلیغ کریں۔ اور پیروان توحید کی تعداد بڑھائیں لیکن یہ کیسا دردانگیز اور ماتم اور حسرت افزا واقعہ ہے۔ کہ نئے مسلمانوں کو بڑھانا ایک طرف رہا۔ ہمارے بزرگوں نے اپنی جانیں قربان کر کے جن لوگوں کو مسلمان بنایا تھا۔ ان کی حفاظت بھی ہم سے نہیں ہو سکتی،

احاطۂ بنگال میں صرف ایک ضلع ندیا ہی کو لیجئے۔ قابل وثوق کاغذات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت پندرہ ہزار سے زیادہ مسلمان وہاں عیسائی ہو چکے ہیں،

اسی طرح اضلاع جسر کھلنا۔ باریسال، اور مالدہ وغیرہ میں صدہا مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ بنگال کے ساتھ ہی چھوٹا ناگپور اور آسام ہے۔ یہاں عیسائی مشن جن عظیم الشان سامانوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے جو نتائج اس وقت تک نکلے ہیں۔ اگر ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے تو ایک صحیح کتاب ہو جائے؛

اس ارتداد کا اصلی سبب نہ تو مذاہب کا کوئی علمی مقابلہ ہے۔ اور نہ مرتدین کا مسیحی مذہب کی فضیلت کا اعتراف ویقین (جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے) بلکہ زیادہ تر مسلمانوں کی جہالت اور اپنے مذہبی احکام سے بے خبری اور شریعت طہر کی خلاف ورزی اس کا حقیقی سبب ہے۔ جس نے طرح طرح کے صدہا دیگر اسباب طبی جمع کر دیئے ہیں۔ بنگال کے مسلمانوں کی تعداد کا جب کبھی ذکر آتا ہے۔ تو تمام ہندوستان کے مسلمان لیڈر نہایت فخر کے ساتھ ان کی کثرت تعداد کو پیش کرتے ہیں۔ اور تقسیم بنگال کے زمانے میں تو شب و روز اس کا وظیفہ پڑھا جاتا تھا۔ لیکن شاید ان لیڈروں کو کبھی بھی اس کا خیال نہ ہوا ہوگا۔ کہ اپنے جن دینی بھائیوں کی کثرت تعداد پر وہ اس قدر فخر کرتے ہیں۔ ان کی مذہبی اخلاقی اور تعلیمی و معاشرتی حالت کیسی ہے۔ اور آج تک دیگر صوبوں کی بڑی بڑی عظیم الشان انجمنوں اور کانفرنسوں نے (جنہوں نے اپنے نام کے ساتھ کا لفظ لگا کر اپنے وسعت حدود اور عموم خدمت کا اشتہار دیا ہے) اکروڑوں مسلمانوں کے مسلمان باقی رہنے کے لئے کیا کیا ہے؟

ان بدبخت مسلمانوں کی حالت اس قدر مسخ ہو گئی ہے کہ ان کے اعمال و اطوار کو دیکھ کر بمشکل انہیں مسلمان کہا جا سکتا ہے۔ صدیوں سے ان کا تعلق شمالی ہند کے مسلمانوں سے منقطع ہو گیا ہے۔ اور ہندوؤں کے ساتھ رہتے رہتے اور نیز نو مسلم ہونے کی وجہ سے صدہا مشرکانہ اعمال و عادات میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ ۱۰۰ میں ۹۵ سے زیادہ مسلمان ایسے ہیں۔ جن کی روزانہ زندگی میں کوئی علامت مسلمان ہونے کی نہیں مل سکتی۔ نہ تو انہیں نماز کی خبر ہے۔ نہ روزے کی نہ خدا کی توحید سے سروکار اور نہ رسول کی رسالت اور قرآن کے احکام سے، اخلاقی حالت ایسی شرمناک ہے کہ اسکا ذکر کرنا خود اپنی بدبختی کا اعلان کرنا ہے۔ مختلف اوقات میں بعض بعض نفس پرست اور بندۂ شکم اشخاص مولوی اور صوفی کا بھیس بدل کر وہاں جاتے ہیں۔ اور ان سے نذر و نیاز لیکر انہیں ہدایت کی جگہ اور ضلالت میں مبتلا کرتے ہیں ہ

KHILAFAT LIBRARY

ہندوؤں کے ساتھ رہتے رہتے ان میں چھوت کا مرض پیدا ہو گیا ہے۔ اور متعدد مسلمان جماعتیں ہیں جن سے وہ بالکل برہمنوں کی طرح چھوت کرتے ہیں۔ اور خواہ وہ کتنے ہی تعلیم یافتہ اور مہذب ہوں۔ لیکن ان کو اپنی مسجدوں تک میں گھسنے نہیں دیتے۔ ان کا سبب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ کبھی یہ چمڑے کی دباغت کا کام کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے ان کی ذات ادنیٰ ہو گئی ہے۔ اگر وہ ہماری مسجد یا مکان میں آئیں گے تو وہ ناپاک ہو جائیگی۔ حالانکہ ان بدبختوں کو یہ معلوم نہیں کہ اسلام میں ذات کی کوئی تفریق نہیں۔ اور جب کبھی کوئی شخص کلمۂ اسلام کا اقرار کرے۔ تو خواہ وہ کلال ہو یا بھنگی۔ مگر اس کو وہی حق برادری حاصل ہو جاتا ہے۔ جو ایک صحیح النسل سید اور آل ہاشم کو حاصل ہے؛

ان لوگوں کی اس جہالت کا نتیجہ یہ ہے کہ اس قسم کے صدہا مسلمان اپنے سے مسلمانوں کو متنفر پا کر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور عیسائی مشنوں کے دام میں گرفتار ہو جاتے ہیں؛

چنانچہ شمالی بنگال میں مسلمانوں کا ایک گروہ بادیہ کے نام سے آباد ہے یہ لوگ بالکل ویسے ہی مسلمان ہیں جیسے بنگال کے اور مسلمان لیکن چونکہ ان لوگوں کا پیشہ یہ ہے کہ چمڑا چھیل کر بنایا کرتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے وہاں کے مسلمان ہندوؤں کی طرح چھوت کرتے ہیں اور اپنے علاقہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بھی روکتے ہیں حتیٰ کہ بادیہ کی قوم کا ایک تعلیم یافتہ مسلمان جس نے باہر نکل کر عربی کی تحصیل کی تھی۔ جب اپنے گھر واپس آیا۔ اور مسجد میں نماز کے لئے گیا۔ تو صدہا آدمی لاٹھیاں لے کر اسے مارنے کے لئے اٹھے۔ اور اگر وہ بھاگ کر تھانے میں چھپ نہ جاتا تو قریب تھا۔ کہ جان سے ہلاک کر دیا جاتا ہ

ایسی حالت میں ظاہر ہے۔ کہ اگر وہ لوگ مجبور ہو کر عیسائی نہ ہو جائیں۔ تو کیا کریں۔ چنانچہ عیسائی مشن ان تمام موقعوں کو اچھی طرح سمجھے ہوئے ہیں۔ اور خاموشی کے ساتھ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کاموں کی توفیق نہیں علماء کو اپنے جھگڑوں اور کفر و تکفیر سے فرصت نہیں انجمنوں اور کانفرنسوں کو یونیورسٹی کے بنانے اور تعلیم نسوان کے لئے کالج کھولنے کے خواب نظر آ رہے ہیں۔ پھر کون ہے جو ان بدبختوں کی خبر لے۔ اور ان لاکھوں پیروان اسلام کو گمراہ ہونے اور توحید سے نکل کر تثلیث و بت پرستی میں جانے سے روکے؛

یہ حالت تو شہروں کی ہے دیہاتوں میں جائیے تو آپ کو صدہا گھرانے ایسے ملیں گے جن کے نام تک اسلامی نہیں ہیں۔ اور علانیہ کالی دیبی کی پوجا کرتے ہیں ایک اور گروہ یہاں ناڑار فقیر کے نام سے مشہور ہے جو علانیہ شراب اور ہاڑی پیتا ہے اور بول و براز اور خون حیض کھانے پینے کو موجب سعادت سمجھتا ہے اور اس طرح کے تمام فسق و فجور کو نہایت تقدس بالمعنی عمل قرار دیتا ہے اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اپنے پیروؤں کے لئے اپنی عورتوں کو بکمال فخر پیش کرتا ہے اور اپنے گروہ میں باہم دگر بیویوں کا تبادلہ بھی کرتا ہے۔ روز بروز اس فرقہ کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ہزارہا آدمی اس شرمناک حالت میں غرق نظر آتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ عیسائی نہ بھی ہوں تو بھی انکے مسلمان رہنے سے اسلام کو کیا خوشی ہو سکتی ہے؟

ویدک لٹریچر

KHILAFAT LIBRARY

ہندوؤں میں اول درجے کی کتاب آسمانی وید ہیں۔ جدید سے جدید تحقیقات اہل یورپ کے رو سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ سب سے پرانا وید جس کو رگ وید کہتے ہیں۔ اقلاً تین ہزار سے چار ہزار سال قبل مسیح میں مدون ہوا۔ مدون ہونے سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ وہ تحریر میں آیا۔ اس لئے کہ ہندوستان میں تحریر کے جاری ہونے کا زمانہ ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ اور اس کی نسبت محققین کا اتفاق نہیں ہے۔ لیکن تدوین سے مراد یہ ہے۔ کہ وید کے الفاظ بجنسہٖ جس حالت میں آج ہم تک پہنچے ہیں۔ اس حالت میں وہ تین ہزار سال قبل مسیح موجود تھے۔ اور اُس وقت سے اس وقت تک ان میں کسی قسم کا بین تغیر نہیں ہوا ہے۔ اُس زمانے میں جو طریقہ تعلیم تھا۔ اس سے غرض یہ تھی۔ کہ علم سینہ بسینہ استاد کو شاگرد سے پہنچے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ صرف ایک ہی طبقے کے اشخاص یعنے برہمنوں میں محدود رہے۔ برہمنوں کے بچے کا یہ فرض تھا۔ کہ بعد سن شعور کے وہ اپنی عمر کے بارہ سال تحصیل علم میں یعنے وید کے سیکھنے میں اور اس کو زبانی یاد کرنے میں صرف کریں۔ اس کے بعد زمانۂ تاہل ہوتا تھا۔ جس میں وہ دنیاوی کاروبار میں مصروف ہوتے تھے۔ اور جس سے بہت بڑی غرض یہ بھی تھی۔ کہ وہ کسی بیٹے کے باپ ہوں۔ تاکہ بعد مرگ ان کی نجات کی صورت نکلے۔ اور تیسرا حصہ زندگانی کا عبادت اور مراقبے میں صرف ہوتا تھا۔ کہ وہ آبادی کو چھوڑ کر بن باشی ہو جاتے تھے۔ وہ محض عبادت اور تعلیم میں اپنے اوقات کو صرف کرتے تھے ؛

اس کتاب آسمانی کے چار حصے ہیں۔ ان میں سب سے اول رگ وید ہے۔ اور اس میں صرف دعائیں ہیں۔ اور مختلف دعاؤں کی تپشیا ہے۔ یہ دعائیں نظم میں ہیں۔ اور ان کی بحریں مخصوص ہیں۔ علاوہ اس کے ان دعاؤں کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ ہے۔ جس کو ہندوؤں کا علم تجوید کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ علم اس قدر مشکل ہے۔ کہ بلا استاد کے اُس کا حاصل کرنا محال ہے۔ رگ وید میں بالمجموع ایک ہزار اٹھائیس دعائیں ہیں۔ اور ان کو رگ وید کے جمع کرنے والوں نے دس کتابوں پر تقسیم کیا ہے۔ ہر ایک دعا کے شروع میں اس رشی کا نام جس سے وہ منسوب ہے اور اس دیوتا کا نام جس کی شان میں ہے۔ اور اس خاص بحر کا نام جس میں وہ لکھی گئی ہے۔ درج کیا جاتا ہے۔ اور ان چیزوں کا علم بجائے خود ایک شاخ وید کی تعلیم ہے۔ جس کو اصطلاح پراتیشاکھیا کہتے ہیں۔ رگ وید کی زبان بہت ہی قدیم سنسکرت ہے اور فی الواقعہ اس کی صرف ونحو اور اس کی زبان کی صرف ونحو جس میں معمولی سنسکرت لٹریچر مثلاً نظمیں، ناٹک۔ قصے کہانی کی کتابیں مہابھارت پران وغیرہ لکھے گئے ہیں۔ بالکل علیحدہ ہے۔ ایک عجیب امر یہ بھی ہے۔ کہ ان دس کتابوں میں سے بعض کی زبان زیادہ قدیم معلوم ہوتی ہے اور صرف ونحو۔ طرز بیان۔ ترکیب الفاظ، قدامت لغات۔ ان سب امور کے لحاظ سے محققین کی اب رائے یہ ہے۔ کہ سب سے پرانا حصہ رگ وید کا وہ ہے۔ جس کو ساتویں کتاب کہتے ہیں۔ اور دسویں کتاب سب سے جدید حصہ ہے ؛

اگرچہ رگ وید کا بہت بڑا حصہ عبادت اور خدا کی ستائش سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن بعض بھجن ایسے ہیں۔ کہ جن سے تاریخی واقعات اور قدیم آریوں کی تمدنی حالت کا استنباط ہو سکتا ہے۔ مثلاً ندیوں کا جو بھجن ہے۔ اس سے آریہ لوگوں کا وسط ایشیا سے بتدریج پنجاب میں آنا معلوم ہوتا ہے اسی طرح دسویں کتاب کے بھجن نمبر توے میں جس کا نام پرش سوکت ہے۔ چار ذاتوں کا یعنے برہمن۔ کھتری۔ ویش۔ شودر کا علیحدہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح شادی اور موت کے متعلق بھجن ہیں۔ غرض جدید تحقیقات سے نتیجہ یہی پیدا ہوتا ہے۔ کہ رگ وید نہ صرف ہندوؤں کی بلکہ کل طبقہ آریہ کی جس میں ایران اور یورپ کی بہت سے اقوام شامل ہیں۔ سب سے قدیم کتاب ہے ؛

رگ وید کی زبان کی نسبت ایک امر اور بھی نہایت تعجب انگیز ہے۔ یعنے یہ زبان اشد درجے میں ژندوستا کی زبان سے مشابہ ہے۔ یہ مشابہت اس درجہ تک ہے۔ کہ محض چند حروف کے تغیر اور تبدل سے رگ وید کے بعض بھجنوں کو ژند زبان میں اور ژندوستا کے بھجنوں کو قدیم سنسکرت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ اور اس وقت جرمنی کے مدارس میں جہاں وید کی تعلیم اعلیٰ درجہ پر ہے۔ رگ وید اور ژندوستا کا سبق ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔

رگ وید کے بعد قدامت کے لحاظ سے سام وید ہے۔ لیکن سام وید کے بھجن الفاظ کے لحاظ سے بالکل رگ وید کے بھجن ہیں۔ صرف ان کے پڑھنے میں ایک خاص لحن ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ رگ وید اور سام وید دونوں دعائیہ ہیں۔ اور تیسرا وید جس کو یجر وید کہتے ہیں۔ اعمال کا وید ہے۔ یعنی مختلف اوقات میں اور مختلف مواقع پر اور مختلف اغراض کے حاصل کرنے کے لئے جس قسم کے اعمال مفید اور بکار آمد ہیں۔ ان کا بیان یجر وید میں ہے یجر وید کے دو شاکھا ہیں کرشن یجر وید اور شکل۔ ان میں بہت کم فرق ہے۔ اور ان کی تقسیم ایک ہی طرح پر ہے۔ چوتھا وید اتھروَن ہے۔ وضع اور ترکیب میں اتھروَن رگ وید سے ملتا ہوا ہے۔ لیکن زبان کے لحاظ سے سب سے جدید معلوم ہوتا ہے اور اس میں زیادہ تر ٹونہ ٹوٹکے اور بھوت پریت کے دافع کرنے کی ترکیبیں اور جڑوں اور بوٹیوں کے خواص مذکور ہیں۔ اور اس کے مطالعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس کا معتدبہ حصہ آریاؤں کے ہندوستان میں آنے کے بعد اور یہاں کے پرانے باشندوں سے میل جول کے بعد مدون ہوا ہے ؛

ان چار ویدوں میں جو چیز مشترک ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ان کے الفاظ تجوید سے پڑھے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک بول کا چڑھاؤ اور اُتار قدیم الایام سے مقرر ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی ترمیم یا تغیر کرنا گناہ عظیم سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ بعض برہمنہ میں بھی اعراب اور آواز کی قید لگائی گئی ہے۔ لیکن یہ امر شاذ ہے ؛

ویدک لٹریچر کا دوسرا حصہ برہمنہ ہے۔ اور چاروں وید کے ساتھ کئی کئی برہمن منسوب ہیں۔ ان میں مختلف قسم کے اعمال اور عبادات کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اور جا بجا قدیم قصص اور حکایات اور واقعات بھی درج ہیں۔ مثلاً ایتریا برہمنہ میں جو رگ وید سے متعلق ہے۔ ہریش چندر کا قصہ ہے۔ اور اسی طرح شت پتھ برہمنہ میں جو شکل یجر وید سے متعلق ہے۔ طوفان کا واقعہ اور منو کا ذکر مندرج ہے۔ ابھی برہمنہ کے ساتھ ساتھ ایک اور قسم کے عبادتی رسالے ہیں۔ جن کو ارن یک یعنی جنگل اور بیابان میں لکھے ہوئے رسالے کہتے ہیں۔ ان برہمنہ اور ارن یک کی

زبان بھی قدیم ہے۔ مگر اتنی پرانی نہیں۔ جتنی خود ویدوں کی۔ ان کے بعد درجہ اُپنشد کا ہے۔ جس کو ویدانت یعنی ویدوں کا ضمیمہ بھی کہتے ہیں۔ اور ان میں ہندوؤں کا سارا فلسفہ بھرا ہوا ہے۔ جسطرح برہمن اور ارن نیگ مختلف ویدوں سے منسوب ہیں۔ اسی طرح خاص خاص اپنشد بھی خاص خاص ویدوں کے ضمیمے سمجھے جاتے ہیں۔ ان اپنشدوں کی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ لیکن ان میں سے مشہور اور زیادہ متداول دس اپنشد ہیں۔

یہ ہے مختصر بیان ان کتابوں کا جنہیں بطور عام لفظ وید کا اطلاق ہے۔ ان کو سنسکرت میں شرتی کہتے ہیں یعنی وہ چیز جو آنکھوں سے نہیں پڑھی گئی نہ قلم سے لکھی گئی بلکہ کانوں سے سنی گئی۔ یہ گویا آواز غیبی ہے جس کو قدیم رشیوں نے سنا۔ اور اُن سے اُن کے شاگردوں نے سنا۔ اور اس طرح ان کا علم سینہ بسینہ ہزارہا سال کی مدت تک چلا آیا۔ اور بالآخر ہم تک پہنچا۔ ان کے مقابل میں ایک دوسرا بڑا ذخیرہ رسالوں کا ہے۔ جن کو سوتر یا اسمرتی کہتے ہیں۔ یعنی وہ چیز جو یاد کی جاتی ہے۔ یہ سوتر بھی مختلف ویدوں پر منقسم ہیں۔ ان میں ہر ایک قسم کے مسایل کو جن کا تعلق مذہب سے ہے یعنی اعمال اور عبادت روزمرہ کی زندگانی کی کریا کرم شادی بیاہ موت وغیرہ نہایت اختصار کے ساتھ۔ بلکہ کہنا چاہیئے۔ کہ پہیلی اور چیستان کی صورت میں لایا گیا ہے۔ اور ان سے غرض یہ ہے۔ کہ یہ آسانی سے حفظ کیلئے جائیں۔ اور ضرورت کے کام میں لائے جائیں۔ ان کے سوا بھی چند علوم اور ہیں۔ جن کا تعلق وید سے سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کو ویدانگ کہتے ہیں یعنے وید کے ماتحت پیر۔ ان میں صرف ونحو اور تجوید (سکھشا) اور عروض اور جوتش اور علم لغت ہے۔ یہ وہ علم ہیں۔ جن کے بغیر وید کا تلفظ کرنا اور اس کے معانی کا سمجھانا ناممکن ہے اور اسی وجہ سے ان کو وید کے ماتھ پیر کہتے ہیں۔

اس بیان سے معلوم ہوگا۔ کہ بہت بڑا حصہ ویدک لٹریچر کا وہ ہے۔ جو خاص برہمنوں کے لئے ہے۔ اور بجز اُن کے یا اس قسم کے طالب علموں کے جو صرف زبان کی تحقیق یا تمدن انسانی کی تاریخ کے لحاظ سے ہر ایک قوم کے قدیم لٹریچر پر نظر ڈالتے ہیں۔ عام طور پر دلچسپ نہیں ہے لیکن وہ حصہ وید کا جس کو اپنشد کہتے ہیں۔ اور جس میں ہندو فلسفہ جس کی قدامت اور باریکی اور خوبی تمام عالم میں مشہور ہے۔ درج ہے۔ اس کے ساتھ ہر تعلیم یافتہ شخص کو۔ وہ کسی قوم اور کسی ملک کا کیوں نہ ہو۔ دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہمارا قصد ہے کہ وقتاً فوقتاً بعض اپنشدوں کو درج کر دیا کریں ؛

KHILAFAT LIBRARY

ہم سوامی دیانند صاحب کی بات مانیں یا منوجی مہاراج کی

سوامی دیانند صاحب نے اپنی ستیارتھ پرکاش اور دیگر تصانیف میں منوجی مہاراج کے اقوال کو کثرت سے اپنی تائید میں لیا ہے مگر بعض حالات میں منوجی مہاراج اور سوامی صاحب کے خیالات میں فرق عظیم ہے۔ سوامی دیانند مہاراج اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۵۲ پر آریوں کے دکھ کا سب سے بڑا سبب مفید جانوروں (گائے بیل) کا کم ہونا قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "کہ مفید جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کی ہتیا کرنے والا (قاتل) سمجھئے گا۔ دیکھو جب آریوں کا راجیہ تھا۔ تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے تب ہی آریہ ورت یا کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان وغیرہ بڑی آسائش سے رہتے تھے۔ کیونکہ دودھ گھی بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونے سے کھانے پینے کی چیزیں عمدہ بافراط میسر ہوتی تھیں۔ جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے۔ کیونکہ جب درخت کی جڑ کاٹ دی جائے۔ تو پھل پھول کہاں سے ہوں"

دیانند مہاراج نے مفید جانور گائے وغیرہ کے کم ہونے کا اُن کا مارا جانا غیر ملکے گوشت خور لوگوں کے ہاتھ سے قرار دیا ہے۔ مگر منو مہاراج کی رائے اس سے جدا ہے۔ چنانچہ منو مہاراج اپنی سمرتی کے بارہویں ادھیائے کے شلوک ۵۵ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ کتا۔ سور۔ گدھا۔ اونٹ۔ گئو بکرا۔ بھیڑ۔ ہرن۔ (مرگ) وغیرہ وغیرہ کی جون برہم ہتیا سے ملتی ہے۔ اور پھر شلوک ۶۹ میں ہے۔ کہ اگر یہی کام مورت سے سرزد ہوں۔ (یعنی اگر عورت برہم ہتیا کرے) تو وہ گلے بھیڑ۔ بکری۔ اونٹنی وغیرہ کی جون حاصل کریگی۔ یعنی جس کام سے مرد نر جون حاصل کرے گا۔ اسی کام کو اگر عورت کرے۔ تو وہ مونث کی جون پاوے گی!

اب منصف مزاج لوگ غور فرمادیں۔ کہ گلے وغیرہ کی کمی کا سبب گاؤکشی ہے۔ یا برہم ہتیا کی کمی۔ اور سچا کون ہے؟ دیانند مہاراج یا منو مہاراج! اس کا فیصلہ ایڈیٹر آریہ گزٹ۔ پرکاش۔ اور مسافر آگرہ وغیرہ پر ہم چھوڑتے ہیں دیکھیں۔ کیا جواب ملتا ہے۔ یا رزندہ صحبت باقی ؛

کُتب ذیل کی خصوصیت

یہ ہے۔ کہ ایجنسی ہذا کے سوا اور کہیں سے نہیں ملتیں۔ اور ان میں صرف علمی۔ اخلاقی اور مذہبی مذاق کی ضروری و دلچسپ مضمون ہیں

رفیق نوجوانان ۔ ۔ ۔

اسلام کا ایک عظیم الشان معجزہ

KHILAFAT LIBRARY

اگر ذرا غور سے کام لیا جاوے۔ اور ان شاندار نتائج پر ایک نظر ڈالی جائے۔ جو دس سے بھی کم سال کے عرصہ میں اسلام نے حاصل کئے۔ تو یقیناً یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ بینظیر تبدیلی اسلام کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے اور جو لوگ معجزات دیکھنے کے طالب ہوں۔ ان کے لئے یہ معجزہ ہی اسلام کے دوسرے ادیان پر فضیلت رکھنے کا ایک اہم و زبردست ثبوت ہے عربوں کی قبل از اسلام اور بعد از اسلام جو حالتیں تھیں اسکا نقشہ اللہ تعالیٰ کی کتاب نے نہایت عمدہ الفاظ میں کھینچا ہے۔ اور ایک طالب حق ہر دو حالتوں کا موازنہ کرنے کے بعد اسلام کے اس معجزہ کی عظمت پر صاد کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مومنین کو تاکید فرمائی ہے۔ کہ وہ باہمی متحد ہو جائیں۔ اور مذہب اسلام کی اس غرض سے آشنا ہوں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ؛

"اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے جیسا کہ ڈرنا چاہیئے۔ اور نہ مرو۔ مگر مسلمان اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس میں دشمن پھر ڈالی الفت تمہارے دلوں میں پس ہو گئے تم اس کے فضل سے بھائی اور تم تھے کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے پھر تمکو نکالا اس سے اسطرح بیان کرتا ہے اللہ تم پر نشانیاں اپنی شاید تم راہ پاؤ اور چاہیئے کہ ہو تم میں ایک جماعت کہ بلائے نیک کام کی طرف اور حکم کرتے رہیں پسندیات کا اور روکیں نا پسند سے اور وہی لوگ کامیاب ہونیوالے ہیں اور مت ہو ان کی طرح جنہوں نے تفرقہ کیا اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے کہ پہنچ چکے ان کو صاف حکم اور ان کو بڑا عذاب ہے"۔

.....اس طرح قرآن پاک کی اس بے بدل اور موثر تعلیم کے طفیل مدینہ میں ایک ایسی حکومت ..... وجود میں آگئی۔ جس کی بنیادیں یگانگت و قرابت کے تعلقات پر قائم ہونے کی بجائے مذہب کے اصولوں پر اٹھائی گئی تھیں جسکا منصف مخصوص کسی ایک قوم کا سردار یا بزرگ نہ تھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا مبعوث کردہ نبی رسول تھا۔

نظام سیاست اسلام

اسلام نے جس طریق پر حکومت کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس کے قوانین ایسے طور پر وضع ہوئے تھے۔ کہ انکی اطاعت کا عہد باندھنے کے ساتھ ہی عربوں کے آتشین و پرغضب مزاج میں تغیر ہوا۔ اور قصاص لینے کی خونریز اور لمبی لڑائیاں جو قبائل عرب میں آئے دن ہوتی رہتی تھیں۔ اور جن کا باعث انکی جنگجو طبیعت تھی۔ اب یک قلم مفقود ہو گئیں۔ اس برادر کش جنگ کی جگہ ان کے دل میں اب یہ جوش اور سرگرمی تھی۔ کہ نئی جماعت میں باہمی موانست و محبت اتحاد و یگانگت ترقی کرے قومی تکبر و رعونت اور ایک دوسرے کی حقارت و مذمت کی عادات اپنا اثر زائل کر چکی تھیں۔ قرابت و رفقہ کی نسبت اب مذہبی اخوت کا زیادہ پاس تھا اسلام ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کا مذہب تھا۔ اس لئے اس کے احکام خدائے تعالیٰ کے احکام تھے۔ انہوں نے حکام الٰہی کی توقیر کرنی شروع کی اور اخوت اسلام کے جوش ارادت و انبساط میں اپنے تمام سابقہ جدال و عداوتوں کو دل سے نکال دیا۔ اور جس حکم الٰہی کی اطاعت میں انہوں نے یہ قربانی کی اور ذاتی عظمت و بڑائی کو ترک کر کے محض تقوے و طہارت کو معیار تکریم و تعظیم ٹھہرایا وہ حسب ذیل ہے :-

قانون مساوات

"اے لوگو! تحقیق ہم نے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تقسیم کیا تمکو قوموں اور قبیلوں میں تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کر سکو تحقیق اللہ کے نزدیک تم میں سے معزز وہی ہے جو متقی ہے تحقیق اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے"۔

اسلامی حکومت کا امتیازی قانون مساوات تھا۔ اگر کسی ادنیٰ قبیلہ کا ایک شخص اسلام اختیار کرتا تو اسکو بھی انہی حقوق کا مستحق سمجھا جاتا جس کے دعویدار قریش تھے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ غلام بھی اسلام اختیار کرنے کے بعد بھائی سمجھے جاتے۔ اور اس حکومت اسلامی کے اعلیٰ ترین اراکین بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں اپنی ہتک نہیں سمجھتے تھے۔ عبادت گاہوں میں امیر و غریب اعلیٰ و ادنیٰ۔ شہزادہ و درباں کی تمیز نہ تھی۔ کما مالدار سوداگر اور صحرائے اعظم کا خانہ بدوش بدوی ایک ہی صف میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے تھے اور واحدہ لاشریک خدا کے سامنے جبین نیاز رگڑتے تھے یہی اخوت اسلام تھی کہ جس کے باعث عالمگیر مذہب ہوا۔ اور اس میں اس مذہب کی جلد قبولیت اور زبردست طاقت ہونیکے راز مضمر ہیں مساوات کی یہ تعلیم بالعموم اور خصوصاً عربوں کے لئے ایک برکت ثابت ہوئی کل کے دشمن آج دوست بن گئے۔ صدیوں سے ایک دوسرے کے خون میں ہاتھ رنگنے والے محبت سے مصافحہ کرنے لگے جن سینوں میں سالہا سال کے کینے کے کھوٹے درہم و دینار مدفون تھے اب ان سے اسلام کے سنگ پارس کی مس کے باعث قیمتی سکوں کی جھنکار کی آواز ہونے لگی۔ متفرق قبائل ایک قوم بن کر باہمی شیر و شکر ہو گئے۔ ان کے خیالات ان کی اغراض ایک مقاصد و ارادے متحد ہو گئے۔ ان سب کا ایک مطمح نظر ہو گیا۔ اور ان سب نے ملکر مخلوق خدا کی بہتری و بہبودی اور بحالی امن کے لئے اپنی متحدہ کوششوں کو صرف کرنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب نے اس اتحاد و اتفاق کے وقت اندرونی و بیرونی تعلقات کی باقاعدگی اور باضابطگی کے لئے جو قانون دیا۔ اس میں بھی قبائل کی سابقہ کشمکش کے اعادہ سے باز رہنے کی ہدایت فرمائی۔ اور اس مخاصمت اور معاندت کے مضر اثرات کو آگ سے تشبیہ دیکر اس کے بجھانے میں ساعی رہنے کا ارشاد فرمایا اور اس کا اثر یہ ہوا کہ سرزمین عرب میں پہلی مرتبہ بشورش کی بجائے امن قائم ہوا اور تہذیب اور تمدن کی ترقی کو حکمانات میں آنیکا موقعہ ملا۔

"اے لوگو! اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لیکر آوے تو تحقیق کر لو ایسا نہو کہ ایذا پہنچاؤ تم کسی قوم کو بہالت کے ساتھ۔ (یعنی بے علمی کے ساتھ) تو پھر تم اپنے کئے پر نادم ہو جاؤ۔ اور جان لو۔ کہ تم میں اللہ کا رسول ہے اگر وہ باتوں کے کثیر حصے میں تمہاری اطاعت کرے۔ (یعنی تمہاری بات مانے) تو ضرور تم دکھ میں پڑو۔ لیکن پیارو کیا ہی اللہ نے تمہاری طرف ایمان کو اور زینت دی ہے۔ اسکو تمہارے دلوں میں اور مکروہ کیا ..... تمہاری طرف کفر کو اور فسق کو اور نافرمانی کو یہی لوگ ہیں ہدایت پانے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل و نعمت کیوجہ سے) اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ مومنوں میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں۔ تو ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو پس اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر بغاوت کرے (زیادتی کرے) تو جو سرکشی کرتا ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئیں پس لوٹ آویں تو عدل کے ساتھ ان دونوں کے درمیان صلح کر دو اور انصاف کرو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یقیناً مومن بھائی ہیں پس اصلاح کرو اپنے بھائیوں کے درمیان اور اللہ سے ڈرو تا کہ رحم کئے جاؤ۔ اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے ٹھٹھا نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ کوئی عورت کسی عورت سے (ٹھٹھا کرے) ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور مت عیب لگاؤ۔ اپنے نفسوں کو اور نہ بدنام کرو برے لقبوں کے ساتھ برا نام ہے فسق (بدکاری) ایمان کے بعد۔ جو لوگ توبہ نہ کریں۔ تو وہی لوگ ظالم ہیں اے ایمان والو!

بہت سارے گمانوں سے بچو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور نہ جاسوسی کرو۔ اور تم ایک دوسرے کی غیبت کرو۔ اور کیا کوئی تم میں سے پسند کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے مردے بھائی کا گوشت کھائے۔ پس ناپسند کرو گے تم اس کو۔ اور اللہ سے ڈرو اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔ اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور بنایا ہم نے تم کو کنبے اور قبیلے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ بیشک بہت بزرگ تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔"

اصول جمہوریت

یہ سیاسی اصول تھے۔ جن پر اسلام کے ضابطہ سیاست کی بناء رکھی گئی تھی۔ اب ہر شخص جو آیات مذکورہ کا بغور مطالعہ کرے دیکھ سکتا ہے کہ اسلام کے اصول جمہوریت کیا انداز اپنے اندر رکھتے ہیں ان کے رو سے افرادی و اجتماعی آزادی بحال رکھی گئی ہے۔ محکوم افراد کی ذات و اموال کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے اور تہذیب و تمدن کی ترقی و رونق کے سامان مہیا کئے گئے ہیں یا دوسرے الفاظ میں بقول ایک فاضل اہل قلم یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام نے "ان لوگوں کو جو فاتح کا مذہب اختیار کر کے مسلمان ہو گئے۔ فاتحین کے برابر حقوق عطا کئے۔ اور جو مفتوح ہو کر محض رعایا بننے پر راضی ہوئے۔ ان کی شہریت کی حفاظت کے تمام حقوق سے متمتع کیا گیا۔" اس حکومت کے قوانین کے ماتحت ٹیکس کم کر دیئے گئے۔ اور تجارت کے لئے آزادی و سہولتیں بہم پہنچائی گئیں۔ بہت سی قدیم مگر انسانیت سے معرا اور مجرمانہ رسوم کا قلع قمع کیا گیا۔ لڑکیوں کو زندہ گاڑنے کی مذموم رسم کو بند کیا گیا۔ غلاموں کی تجارت کا سدباب کرنے کے لئے زبردست تدابیر اختیار کی گئیں۔ زنا کی ممانعت اور ماں بہن۔ بیٹی وغیرہ قریبی رشتہ داروں سے تعلقات زن و شوئی کی رکاوٹ کے احکام جاری کئے گئے۔ ان کے ساتھ ہی طہارت قلب اور صفائی جسم اور اعتدال سے زندگی بسر کرنے کی بھی تعلیم دی گئی۔

معزز ناظرین! اگر آپ یہ دیکھنا چاہیں۔ کہ اصلاحات محولہ بالا کن احکام کے ماتحت عمل میں آئیں۔ تو آپ اپنے تصور میں مکہ کی ایک گلی کا نقشہ کھینچیں۔ اور اس گلی میں ایک خدا کے پیارے بندے کو اپنے چند مخلصین کے سامنے کھڑا ہو کر وعظ و نصائح میں مشغول خیال کریں۔ ایسا تصور کرنے کے بعد ہم سے سن لیں۔ کہ ایک موقعہ پر حضرت شارع اسلام صلعم نے اپنے چند مخلصین کو جو مکہ سے مدینہ میں آئے تھے۔ علیحدہ لے جا کر پہلے تو حسب عادت قرآن کریم کی چند آیات سنائیں۔ اور اس کے بعد مفصلہ ذیل وعظ فرمایا۔

"میرے سامنے عہد کرو۔ کہ تم ایک خدا کے سوا اور کسی کو معبود نہ بناؤ گے۔ چوری نہ کرو گے۔ زنا نہ کرو گے۔ اپنے بچوں کو قتل نہ کرو گے۔ کسی شخص پر بہتان نہ باندھو گے۔ اور عہد کرو کہ تم امر معروف میں میری اطاعت کرو گے۔" (ریویو آف ریلیجنز)

اعلان ضروری

مکانات کے انتظام کیلئے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب جلسہ پر تشریف لانیوالے ہیں وہ اپنی اپنی لوکل انجمن کے سکرٹری صاحب کو اپنا نام لکھا دیں تا وہ ایک فہرست میں لانیوالے مہمانوں کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں۔ جہاں کوئی انجمن نہ ہو وہ بھی قریب کی انجمن میں اپنا نام درج کرا دیں۔ (عبدالعزیز ناظم مکانات قادیان)

اصلی میر اور میرے کا سرمہ

اصلی میر اور میرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہوتا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دہندہ جالا پھولا پڑوال سبل سرخی اور ابتدائے موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے قیمت سرمہ اعلیٰ عہ قسم دوم عہ رفیتولہ۔ اصلی میر اقیمت فی تولہ عہ ترکیب استعمال میر ہر پر گر کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں اس کیلئے مفید ہے

سست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر جذام و استسقاء زردی رنگ دتنگی نفس دق وجیوخیست فساد بلغم وقاتل کرم شکم مقت سنگ گردہ مثانہ و مسلس البول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ۔ قسم اول عہ قسم دوم ۸ رنی تولہ۔

کلاہ اور لنگیاں

ہر قسم لنگیاں مشہدی۔ پشاوری۔ اور بادامی۔ سیاہ۔ سفید۔ ماشی۔ ریشمی سوتی۔ لٹری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

احمد نور کابلی۔ مہاجر۔ قادیان

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے۔ بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلا ہم آزمایشاً ایک شیشی صرف ۱ رکو دیتے ہیں معجون طلسمی۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی کس عہ رطلائے طلسمی یہ کمزوری دور کرنے کیلئے بے نظیر چیز ہے خواہ کسی عبث سے ہوا اعصاب غیر اسکے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عہ رسرمہ سلیمانی ۱۰ اس کے استعمال سے دھندہ۔ جالا۔ پھولا ضعف بصارت۔ موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانیوالا قیمت فی کس عہ ر

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی۔

نوٹ ٹریکٹوں کا سلسلہ

۱۲- لاکھ ٹریکٹ

ایک روپیہ چار آنہ کے یکصد ٹریکٹ

۱۲- لاکھ ٹریکٹ

دفتر نور سے منگوا کر آریہ اور سکھوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کرو۔

عیسائیوں نے کروڑہا چھوٹے ٹریکٹ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں تقسیم کئے اور کر رہے ہیں۔ ان کے مذہب کی ترقی کیلئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی اشاعت بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اسی طرح آریہ لوگ بھی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ مسلمانوں کو بدراہ کرنیکے لئے کمر بستہ ہیں قطع نظر اس کے کہ گورو کل کے طلباء کو جو محض اسلام کے برخلاف تیار کیا جا رہا ہے اور یقیناً مسلمانوں کی آنکھیں اسوقت کھلینگی جب یہ فوج یکدم اسلام پر ہلہ بول دیگی۔ ابھی اس سال سے ہی بنا میں میں ایک باقاعدہ سوسائٹی تیار کیگئی ہے جس نے مسلمانوں کے خلاف ٹریکٹ لکھنے کیلئے ۱۵۴۸- روپیہ خرچ کئے ہیں دوسری طرف اسکے مقابلہ میں ہماری تیاری کچھ بھی نہیں ہے اور ہماری خاموشی اور بے حسی اس امر پر دال ہے کہ گویا ہم میں جان اور احساس کا مادہ بالکل نہیں رہا۔ دوسری طرف سندھ میں ہم نے ایک ٹریکٹ باوا نانک کے متعلق شائع کیا تو اس کے جواب میں آریوں اور سکھوں کیطرف سے چار ضخیم ٹریکٹ لکھے گئے۔ جنکا اثر آپ اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ہمیں کام کرنے کی کسقدر ضرورت ہے۔ مذہبی دنیا میں زندہ رہنے کے لئے ہمیں کسقدر جد وجہد کی ضرورت ہے۔ اب زمانہ سستی اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنے کا نہیں ہے اب ضرورت ہے کہ ہم کمر ہمت باندھ کر میدان میں نکلیں۔ اور اشاعت اسلام کیلئے اپنے تن من اور دھن کو نثار کریں۔ فی الحال دو ٹریکٹ دفتر نور سے شائع ہوئے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

(۱) حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن

یہ دو ٹریکٹ کمال محنت اور دماغ سوزی سے لکھے گئے ہیں اور ان ٹریکٹوں کی اشاعت سے صرف ہمیں ترقی اسلام اور اشاعت دین متین مطلوب ہے اسلئے محض اصلی خرچ پر فروخت کئے جائیں گے یعنی یکصد ٹریکٹوں کیلئے صرف ۱ روپیہ۔ اور اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ ہر ماہ میں دو ٹریکٹ شائع ہونگے ناظرین کرام کو چاہیے کہ اس کار خیر میں خاکسار کا ہاتھ بٹائیں اگر نور کے خریداروں میں سے یکصد ٹریکٹوں کے خریدار پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ ایک سال میں ۱۲- لاکھ ٹریکٹ اشاعت اسلام سکھوں اور آریوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں اگر دوست ہمت کریں تو یہ ماہوار یکصد ٹریکٹوں کیلئے ایک بہت ہی قلیل رقم ہے اور اس سال بھر میں ۱۲- لاکھ ٹریکٹ تقسیم ہو سکتے ہیں اور بفضل تعالیٰ یہ ۱۲- لاکھ ٹریکٹ ہندوستان میں ایک زبردست رہم اور ہل چل پیدا کر سکتے ہیں۔ ان ٹریکٹوں میں پہلی قسط تیار ہے۔ اول حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن" دوستوں کو چاہیئے کہ بہت جلد اس کار خیر میں خاکسار کا ہاتھ بٹانیکے لئے قدم آگے بڑھائیں۔ والسلام

(مخلص بندہ محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان)

قوت کی گولیاں ۸۲

۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس اسکنیا ڈائینا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں۔ اسلئے مفرز ریزہ رگ اور خون کو طاقت دینے کا خاص قوی کھتی ہیں زیادہ محنت عام کمزوری ہو ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے۔ چہرہ پر رونق ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے۔ قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

کہتے جناب ایڈیٹر صاحب مخبر دکن کیا تحریر فرماتے ہیں ہمنے ڈاکٹر صاحب کی تعریف پر خیال کر کے ۳۰ گولیا منگائیں اسکے تیر بہدف اثر اور فوائد پر نظر کرتے ہیں تو ان گولیوں کی قیمت بجائے ایک روپیہ کے تیس روپیہ رکھنی چاہیئے تھی۔

کلورو ڈائین ۸۳

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے اسہال آلوں کے دست پیچس کیلئے یہ نہایت مفید ہے ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلورو ڈائین سے کہیں بہتر ہے۔ قیمت فی شیشی محصول ۵ر

جلاب کی گولیاں

کاروباری آدمی کیلئے بغیر تکلیف دست خلاصہ لانے کی اکسیر گولیاں ہیں رات سوتے وقت دو گولیاں کھا لیجئے دوسرے دن خلاصہ دست ہو جائیگا۔ پیٹ میں گرمی اور مروڑ کچھ بھی ہوگا اور کھانے پینے کی کوئی احتیاط کرنیکی ضرورت نہیں ہے یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں اسلئے ہر ایک وزن میں برابر اور چکدار ہیں اور کھاتے وقت کوئی تکلیف اور بدذائقہ نہیں معلوم دیتی سفر کیلئے نہایت فائدہ کی چیز ہے فی ڈبیہ ۵ر محصول ۱ تک ۵ ردو ڈبیہ ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ

نئی ایجاد سیویاں بنانیکی مشین!!

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا بلکہ اسکے باہر سے میدہ دیتے ہیں اور ہینڈل پھیرتے جاؤ۔ ایک گھنٹہ کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بنجاتی ہیں اور جوان سے بچہ تک بہ آسانی چلا سکتا ہے بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف ۱ر علاوہ محصول رکھی ہے وزن صرف ایک سیر۔

موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پیچی ترکیب ہمراہ ہوگی۔

تاجروں کے واسطے خاص رعایت ہے

نوٹ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں۔

مستری فضل کریم احمدی نزد مہمان خانہ قادیان ضلع گورداسپور۔

۲۰ دسمبر سے لیکر ایام جلسہ تک نور بک ڈپو کی حیرت انگیز رعایت

سوا نخمری حضرت بابا نانک رح:۔ یہ اس ولی اللہ کی سوا نخمری ہے جسنے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل عقاید باطلہ کا کھنڈن (رد) کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا ہے کہ اس وقت اگر کوئی اس نیلگون آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ ہے معرفت کا دریا روحانیت کا چشمہ۔ اسلام کا نور۔ اس وقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنیوالے چند بھی خواہ اٹھیں۔ جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں۔ امید کہ انشاء ہفتہ عشرہ تک کتاب چھپکر آجائیگی۔ ۱۸×۲۲ کے سائز پر ۲۵۲ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے، لکھائی چھپائی نہایت ہی اعلیٰ کاغذ عمدہ اصلی قیمت ۱۲ر اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ اب دوسرا ایڈیشن معقول اور مفید اضافہ سے چھپ رہا ہے پیشگی قیمت بھیجنے والوں سے صرف ۸ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم:۔ اس بینظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا۔ مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔

دستخط نورالدین (خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس کتاب پر بہت ہی عمدہ ریویو کئے ہیں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی جسمانی تمدنی۔ ملکی۔ مجلسی حالت کا ہو بہو نوٹو۔ وید۔ رامائن۔ مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے۔

اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

آریہ دھرم کا پول:۔ یہ وہی مختصر بینظیر اور جامع کتاب ہے۔ جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے اول ۱۹۱۱ء میں اس کا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بینظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہو گی کہ ایک معزز و کرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپیاں خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کیں قیمت اصلی ۱۰ر رعایتی ۷ر

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بینظیر کتاب ہے یہ وہ شہرہ آفاق کتاب ہے آج جسکا گھر گھر چرچا ہے اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے قیمت صرف ۱ر پون آنہ

سومنگلا:۔ ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول جسکا روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن رد تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں تناسخ کے برے سے برے نتائج کو ایسے پیرائے میں دکھایا ہے جس کو پڑھکر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لیکر بیٹھے تو ختم کئے بغیر چین نہیں آتا۔ قیمت صرف ۲ر رعایتی ۱ر

بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

ثبوت واجب الوجود:۔ ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے

اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

تدبیر:۔ اس وہم کو ملک سے دور کرنیکے لئے کہ تدبیر اور کوشش محنت سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بحث تقدیر تدبیر توکل کو بطور نادل سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے اور جملہ اعتراضات جو اس دقیق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔

قیمت اصلی ۶ر رعایتی ۳ر

بھارت برکش:۔ جس میں اسلام دہرمپال کا جس میں اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی تھی۔ حقانہ و مدلل خانہ دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے اور نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیتہً تردید کی گئی ہے اور کی جا سکتی ہے۔ اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے۔ اس کو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے۔ موسم کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے

اصلی قیمت فی ۱ر رعایتی ۰ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی:۔

ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف۔ جس میں مسیح مذہب پر مدلل اور معقول روشنی ڈالی گئی ہے اور اخیر پر از روئے دلایل حقہ اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کے لئے صرف اسلام ہی نجات دینے والا ہے

اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

نیر اسلام

یہ بھی ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف ہے۔ جس میں مدلل طریقہ کیساتھ مسیحیت اور اسلام ازم کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور اخیر پر از روئے دلایل اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے کہ نجات دینے والا صرف اسلام ہی ہے۔ کتاب کیا ہے اسلام اور آریہ مذہب کے پرکھنے کی کسوٹی ہے

اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۲ر